یہہ اخبار ہفتہ وار ہر دوشنبہ کے دن روز بازار پریس امرتسر سے شائع ہوتا ہے

شرح اجرت اشتہارات و مضامین مفیدہ

تجارتی اشتہارات کی اُجرت بمذیلہ خط و کتابت فیصل ہوگی۔
مضامین مفید عام اور خبرین مفت درج کی جائینگی۔

ترسیل

ہر قسم کی ترسیل زر پرنٹنگ مطبع کے نام ہونی چاہیئے روپیہ نئی آرڈر یا رجسٹری خط کے ذریعہ بھیجنا چاہیئے۔ ورنہ مطبع ذمہ دار نہ ہوگا۔

شرائط اخبار مع محصول ڈاک

سالانہ ..... بشمای
ممالک بیرون ہے ..... ۱۰ شلنگ ..... ۴ شلنگ
ہوگی
ساتھ
ایسی
ے ..... روپیہ
اطاعت اصحاب بشرط تصدیق۔ سالہ ..... ۱۸ ر
نوٹ
یا شمای وصول ہوئے اخبار جاری نہ ہوگا۔
انتظ
نمونہ کا پرچہ ادہ آنے کا ٹکٹ آنے پر مفت بھیجا جاسکتا ہے۔

THE VAKIL AMRITSAR

نمبر ۳ | امرتسر ۱۵ ذالحجہ ۱۳۱۷ ہجری مطابق ۱۶ اپریل ۱۹۰۰ء یوم دوشنبہ | جلد ۶

وکیل

امرتسر مطبوعہ ۱۵ ذالحجہ ۱۳۱۷ ہجری مطابق ۱۶ اپریل ۱۹۰۰ء یوم دوشنبہ۔

احمد جودت پاشا اپنے مضمون کے باقیماندہ حصہ کو اس طرح سے شروع کرتے ہیں۔

"کیا یہہ تعجب کا مقام نہیں کہ دولت عثمانیہ کے مقبوضات جو خلافت کبرے شمار ہوتی ہے اب تک مکہ مکرمہ سے جو مسلمانون کا کعبہ ہے غیر مرتبط ہین۔ ہر سال لاکھون مسلمان دنیا کے ہر حصہ و گوشہ سے یہان جمع ہوتے ہین۔ کیا خیر خواہان قوم نے کبھی اس معاملہ پر توجہ کی ہے۔ کہ یہہ مسلمان جو جوق در جوق جماعتون اور قافلون مین یا فرداً فرداً حرم ایزدی کی طرف آتے ہین کل عناصر اسلام کے مشترک وطن سے اپنے ممالک کو واپس جاتے ہوئے آیا کوئی چیز ساتھہ لیجاتے ہین یا نہین۔ اور کیا اونکو بیت اللہ مین کوئی ایسا خطبہ یا تقریر سُننے یا کسی اور ایسی شئے کے دیکھنے اور محسوس کرنے کا موقعہ ملتا ہے۔ جو قومی و مذہبی لحاظ سے اونکے لئے فایدہ مند ہو سکتی ہو۔ کیا وہان کوئی ایسا شخص موجود ہے۔ جس نے حاجیون کو دلفریب و مرغوب اور پُر لطف لفظون مین زمانی و مکانی واجبات اور مقتضیات سے آگاہ کرنیکا کام اپنے ذمہ لے رکھا ہو؟۔

حاجی وہان کیا سُنتے ہین؟ وہی مقررہ دعائین اور کلمات دعائیہ۔ جو صدیون سے اسی پیرایہ مین چلی آتی ہین اور ایسی زبان مین ہین۔ جسے ترکی۔ فارسی۔ تاتاری۔ چینی۔ جاپانی۔ ہندی۔ بوسنوی۔ اور البانوی یا افغان وغیرہ یعنی مسلمانون کی تقریباً تمام زبردست اور طاقتور قومین نہین سمجھہ سکتین۔ یہ تو یہہ اس زمانہ مین اون خطبون کو بھی جو جمعہ کو پڑہے جاتے ہین عربی ممالک کے باشندون یا دیگر ممالک اسلامی کے قلیل التعداد علماء کے سوا جو عربی جانتے ہین کوئی شخص نہین سمجھہ سکتا۔ حالانکہ جمعہ کے خطبہ کی اصل غرض یہہ ہتی کہ لوگون کو وعظ و نصیحت کیجائے۔ محرمات سے اونکو ڈرایا جائے۔ مناسب حالات زمانہ قومی ضروریات سے اونہین آگاہ کیا جائے۔ اور طاعت کی ترغیب دلاکر قوم کو نیکی کے راستہ پر چلایا جائے۔ یہ غرض اسی صورت مین پوری ہو سکتی ہے۔ جبکہ سامعین کی زبان مین خطبہ پڑہا جائے۔ مزید برآن اونکو نصیحت و عبرت تب ہی ہو سکتی ہے۔ جبکہ خطبہ مین اون معاملات کا ذکر کیا جائے۔ جنکی حالات زمانی و مکانی مقتضی ہون کمال تعجب تو یہہ ہے کہ ہمارے خطیبون مین اکثر ایسے ہین کہ جو کچھہ اونکی زبان سے نکل رہا ہے۔ اوسے خود بھی سمجھہ نہین سکتے۔ پس جب ہمارے خطبا کی یہہ حالت ہے تو عام مسلمانون کی نسبت کچھہ کہنے کی ضرورت نہین۔ کیا علمائے اسلام اس خواب غفلت سے ابھی بیدار ہونا نہین چاہتے۔ اونکا دعوے تو یہہ ہے کہ وہ انبیاء کے وارث ہین۔ لیکن ایسی حالت مین ورثہ انبیاء کے کیسے مستحق و لایق ہو سکتے ہین وہ مکلف تو اس امر کے ہین کہ خداوندی احکام الٰہی کو عامہ مسلمین تک پہونچائین۔ مگر اس مرحلہ کو عموماً ایسی زبان مین ادا کرتے ہین جسے بہت کم مسلمان سمجھتے ہین۔

بلاشبہ یہہ نہایت ضروری ہے کہ تمام عناصر اسلام اور اسلام کے وطن اصل مین قوی رابطہ موجود ہو کل ممالک اسلامی جسم اسلام کے اعضا رہین۔ تو بیت اللہ اوسکا قلب ہے۔ یہہ اونکا قبلہ ہے۔ جسکی طرف دنیا کے ہر حصہ و گوشہ کے مسلمان منہ کرکے نماز پڑہتے ہین۔ یہہ وہ مقام ہے۔ جسکی نسبت خداوند کریم فرماتا ہے۔ "وحیث ما کنتم فولوا وجوہکم شطرہ"۔ اس ارتباط کا پہلا زینہ یہہ ہے کہ ریلوے لائینین تعمیر کیجائین۔ جو موجودہ زمانہ مین طے مسافت اور نقل و حرکت کے لئے بہترین ذریعہ اور وسیلہ ہین۔ لیکن انکی تعمیر کے لئے معقول و مناسب تدابیر سے کام لینا نہایت ضروری ہے۔ دوسرا امر جو اس ارتباط کے لئے لازمی ہے۔ یہ ہے کہ مواعظ حسنہ کے دستور کو زندہ کیا جائے۔ اور حرم اسلام کے منبر اور روئے زمین کی تمام مساجد کے منبرون سے مسلمانون کو واضح و شرح تقریرون اور نافع و مؤثر نصایح کے ذریعہ مقامی و زمانی حالات کے مطابق بتایا جائے کہ قوم کی بہتری ان امور کی مقتضی ہے۔ اس سے بڑھکر مؤثر اور مستحکم ذریعہ رابطہ و اتحاد پیدا کرنیکا کوئی نہین ہو سکتا کہ مسلمانون کے امام و خطیب جنکا پیشوا حرم اللہ کا خطیب ہو متفق اللفظ و متفق العمل ہوکر اوقات متحدہ پر کل قوم کو یہہ اچھی طرح ذہن نشین کرائین کہ قوم کے سنبھلنے کے لئے اوسکے ہر ایک

فرد کا موجودہ زمانہ کے علوم و فنون کی ترقیات اور اخلاقی خوبیون سے باخبر ہونا لابدی ہے۔ اور کہ یہ نصیحت کرنے والون کو خود بھی اس احتیاج کا پختہ یقین اور کامل علم ہو۔ اسکے دوش بدوش حاجیون کے خیالات کو پستی و تسفل کم ہمتی اور کسل و سستی کی غلاظت سے صاف کرنیکی بھی سعی کیجائے۔ حتی کہ مسلمان بھیڑون کا گلہ نہ رہجائین۔ بلکہ ایک ایسی جماعت بنجائین۔ جسکا ہر فرد عقلمند مستعد۔ خوش چلن اور نیک سیرت ہو۔ اور اسکے ایک ہاتھ مین قرآن کریم ہو تو دوسرے مین سنت نبوی۔

مسلمانون کے ہر عمل و فکر کی غایت مسلمانون مین اشاعت علوم کے سوا اور کچھ نہین ہونی چاہیئے۔ تاکہ وہ موجودہ جہالت کے ورطہ سے نجات پاجائین۔ انکی موجودہ کمال ذلت و پستی اور گمنامی کا باعث یہی جہالت ہے اور اس سے نکلنے کا ذریعہ صرف تعلیم علوم ہے جنکی بدولت ہی دوسری اقوام عزت و سعادت سے ہم آغوش ہین۔ ہمکو مسلم اور غیر مسلم اقوام کا باہم مقابلہ کرکے عبرت پکڑنا واجب ہے۔ خود خلافت و سلطنت عثمانیہ کے مقر دمرکز کی یہ کیفیت ہے کہ تمام حرفے۔ صنعتین۔ علم و فضل اور دولت و ثروت نصاری کے قبضہ مین ہے یہی کیفیت ہمارے کل ممالک کی ہے۔ جن ممالک کو اہالی یورپ نے فتح یا آباد کیا ہے۔ وہان کے مسلمانون اور دیگر اقوام مین یہی باہم کوئی نسبت دکھائی نہین دیتی۔ مسلمانون کے طبقہ عامی اور دیگر اقوام کے اس طبقہ مین تو زمین و آسمان کا فرق ہے۔ اون مین باہم مقابلہ کرنے کی کوشش محض بے سود اور کسی مناسبت کو قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے۔ اس مصیبت مین کل مسلمان یکسان مبتلا ہین۔ عثمانی۔ ایرانی یا مراکشی وغیرہ مین کوئی فرق نہین۔ ایرانیون کے متعلق مین ایک واقعہ کے ذکر پر قناعت کرتا ہون۔ جب دارالسعادت مین ایران فارس کی سفارت زیادہ ہوگئی۔ اور اس مین ایرانی سفارت قایم ہوئی۔ تو ان لوگون نے اپنے حسب حال ایک خاص مدرسہ اپنی اولاد کے لئے قایم کرنیکا ارادہ کیا۔ اور مدرسہ قایم کردیا۔ مگر کچھ دن ہی گذرے تھے کہ اوسکے بانیان مین جن مین خود سفارت بھی شامل تھی۔ ناچاقی اور تفرقہ پڑگیا۔ وہ مدرسہ سے روگردان ہوگئے۔ اور اب اس مدرسہ کی عمارت اصطبل کا کام دے رہی ہے۔ +

اخبارات تہذیب و تمدن کی اشاعت۔ تبادلہ خیالات اور نشر معارف اور استحکام ارتباط مین جیسے کچھ کارآمد ہین اوسکی تشریح کی ضرورت نہین۔ صرف یہ کہدینا کافی ہوگا کہ ممالک مہذبہ مین وہ سلطنت کا آٹھوان رکن سمجھے جاتے ہین لیکن ہمارے ہان انہین بچون کا کھیل سمجھ لیا گیا ہے۔ ممالک اسلامیہ کے جرائد بحالات افسوس کسی طرح مستریخ نہین سمجھی جاسکتی۔ آستانہ علیہ کے جرائد تو بالخصوص اسلامی دنیا کے لئے کچھ بھی مفید نہین۔ اون مین عمدہ مباحث اور قومی فایدہ کی تجاویز کا نام و نشان نہین پایا جاتا۔ اور محض غلط و ناقص اور منسوخ یا تحریف شدہ خبرون اور کذب و دروغ کا مجموعہ ہوتے ہین۔ اگر وہ کسی جرگو ناقص دیکھتے ہین تو نانبائن کیطرح جو اپنے ناقص طعام کو نمک مرچ اور گرم مصالحہ ڈالکر خوش رنگ اور خوشبودار بنانے کی کوشش کرتے ہین۔ مبالغہ اور کذب و ریا سے اس نقص کو چھپانے کی سعی کرتے ہین۔ کاشکہ اس رنگ آمیزی کا خزن بلند خیالی اور ذوق سلیم ہوتا۔

ہندوستان کے اخبارات کی پستی اس سے ظاہر ہے کہ اون مین ایک بھی ایسا نہین جو ٹائپ مین چھپتا ہو (خدا کا شکر ہے کہ جبل الطین نے جو چند ہفتون سے ٹائپ کے حروف مین شایع ہوتا ہے۔ اب کسی نکتہ چین کے لئے گنجائش نہین رہنے دی کہ وہ کہہ سکے کہ ہندوستان مین ایک اسلامی پرچہ بھی حروف سریلی مین نہین چھپتا۔ وکیل) ایران کی بھی یہی کیفیت ہے۔ افغانستان مین نام کو بھی اخبار موجود نہین۔ بلوچستان مین ایک اخبار ہے۔ مگر انگریزی مین۔ ترکستان مین مسلمانون کا ایک اخبار نہین۔ روس مین اگرچہ چار کروڑ مسلمان آباد ہین لیکن اونکے لئے ایک چھوٹے سے اخبار کے سوا جو ہفتہ وار کریمیا مین شایع ہوتا ہے۔ کوئی اخبار نہین۔ تونس مین بھی صرف ایک اخبار "حاضرہ" ہے۔ جسکا ہونا نہ ہونا برابر ہے۔ وہ آزادی سے ایک سطر نہین لکھ سکتا۔ الجزائر مین بھی فقط ایک اخبار المبشر ہے۔ لیکن اُسے مسلمانون سے کچھ تعلق نہین۔ اوسکا لکھنے والا ایک فرانسیسی ہے۔ اور مزید برآن وہ سرکاری اخبار ہے۔ مراکش مین کسی اخبار کا موجود ہونا تو درکنار۔ اخبار جاری کرنے کا ارادہ تک جرم کبیرہ سمجھا جاتا ہے۔ (مگر انگریزی زبان مین وہان بھی دو اخبار موجود ہین جو ٹانجیر سے شایع ہوتے ہین۔ وکیل) مسلمانون کی ترقی۔ اور اونکے متفرق اجزا کے حسی و معنوی ارتباط کے لئے ایسے اخبارات درکار ہین جو اپنے فرائض کو نیک نیتی سے ادا کرین۔ ایسے اخبار صرف ایک زبان ہی مین نہین بلکہ مسلمانان عالم کی تمام زبانون مین

ہونے ضروری ہین۔ یہہ کام مالی و قلمی امداد کے بغیر سرانجام نہین پاسکتا۔ پس ہر اسلامی ملک کے اغنیا اور متمولین کا قومی فرض ہے کہ وہ اس قومی کمی کو پورا کرنے مین حتی الوسع فیاضی اور علو حوصلگی سے کام لین۔ اگر خداوند کریم ہماری ان مرادون اور تمناؤن کو پورا کردے۔ جرائد اسلامیہ مختلف اسلامی جماعتون کے خیالات اور حسابات کو ایک دوسرے سے نقل کرکے شایع کرنیکے معتاد ہوجائین۔ اخبار نویسی کا کام مسلمانون کے باخبر علما و فضلا جو قوم کی حقیقی حاجت سے آگاہ ہون اپنے ذمہ لے لین۔ اور مضمون نگار اپنے افکار اور قلمون سے لوگون کو یہ ذہن نشین کرانیکا کام لین کہ اصلی فخر و سعادت اور حقیقی مدعا اس کے سوا نہین مل سکتے۔ کہ علوم عام کئے جائین۔ اور تجارت زراعت اور مختلف حرفتون اور صنعتون کے فن قوم کو سکھائے جائین۔ اور ان تمام ضرورتون کو خوش اسلوبی اور حکمت و خوبی کے ساتھ جو اسلام کی تعلیم کا خاصہ ہے واضح کیا جائے۔ اور مسلمانون کو اس حدیث نبوی پر عامل بنایا جائے۔ "کفی بالمرء سعادۃ ان یوثق بہ فی امر دینہ و دنیاہ" (اگر کسی کے لئے یہہ سعادت کافی ہے کہ اوپر دین و دنیا کے کامون مین اعتماد کیا جاسکے) اور اگر ان سب باتون کے ساتھ ہی قوم مین تھوڑی تھوڑی قیمت کے علمی و صنعتی رسالون کی عام اشاعت کا بندوبست ہوجائے۔ تو پھر سمجھو کہ قوم قوم بنگئی۔ اور اس وقت بنی اسلام کی عام کانفرنس کا قیام کوئی مشکل کام نہ ہوگا۔ والسلام علی من اتبع الہدی +

نواب والیسرائے

معہ لیڈی صاحبہ پروگرام کے مطابق ٹھیک دس بجے ۸ اپریل کی رات کو امرتسر رونق افروز ہوئے۔ سٹیشن پر نواب لفٹنٹ گورنر معہ دیگر یورپین حکام۔ اور شہر کے معززین استقبال کے لئے موجود تھے۔ نواب لفٹنٹ گورنر نے دیسی معززین مین سے سردار بہادر والدین خانصاحب ایڈیکانگ نواب گورنر جنرل۔ خواجہ محمد یوسف شاہ صاحب۔ سردار نادر سنگھ صاحب۔ پنشنر رسالدار میجر لالہ گاگرمل صاحب اور دو اور سکھ سرداران کو نواب والیسرائے سے انٹروڈیوس کرایا۔ نواب والیسرائے نے ہر ایک سے مصافحہ کیا۔ اور سردار بہادر والدین خانصاحب کے پیش کئے جانے پر مسکرا کر ارشاد فرمایا کہ ہم سردار صاحب کو بخوبی جانتے ہین یعنی وہ انٹروڈکشن کی ضرورت سے مستغنی ہین۔ اتوار کو سہ پہر سے بعد سخت آندھی شروع ہوگئی تھی۔ مگر نواب ممدوح کی تشریف آوری سے کچھ عرصہ پہلے گویا از راہ ادب یکبارگی تھم گئی۔ سٹیشن کے اندر گیس کی روشنی خاص اہتمام سے کی گئی اور باہر چراغان۔ سٹیشن سے فرودگاہ تک دو رویہ روشنی کا انتظام کیا گیا تھا۔ لیکن آندھی کی وجہ سے پوری چراغان نہ ہوسکی۔ نواب ممدوح کے فرودگاہ مین پہونچنے کی دیر تھی کہ آندھی پھر شروع ہوگئی۔ اور نصف شب کے قریب خاصی بارش ہوئی۔ جس نے تمام گرد بٹھادیا۔ پھر کو نواب موصوف معہ لیڈی صاحبہ دس بجے کے قریب سکھون کے معبد دربار صاحب کو تشریف لے گئے۔ نواب لفٹنٹ گورنر اور دیگر حکام پہلے سے دربار صاحب پہونچ گئے تھے۔ وہان تقریباً ایک گھنٹہ ٹھیرے اور مندر کی تاریخ بناء اور اسکے مصالح کے حاصل ہونیکے مقامات عمارت کی تیاری اور اوسکے صناعون و مراسم وغیرہ کے متعلق ہر ایسا امر جو قابل دریافت تھا بڑے شوق سے دریافت کیا۔ دروازہ کی گورمکھی عبارت کو خود پڑھا۔ ہر مندر مین جاکر شبد اور گرنتھ صاحب کو سنا۔ پھر اوسکی دونون بالائی منزلون پر جاکر اردگرد کے منظر کا نظارہ کیا۔ اوس موقعہ پر گھنٹہ گھر کو جو ہر مندر کے متصل بیس بائیس برس ہوئے میونسپلٹی نے تعمیر کرایا تھا۔ دیکھکر ارشاد فرمایا۔ کہ طلائی مندر ایسی خوشنما عمارت کے قریب گھنٹہ گھر ایسی یورپین طرز کی سیدھی سادی عمارت کبھی موزون نہین ہوسکتی۔ ہر مندر کی منزل زیرین مین واپس آنے پر جب انکی نظر اس معمولی کلاک پر پڑی جو دیوار سے آویزان ہے تو ایسی مقدس اور نفیس عمارت مین ایک کم قیمت کلاک کی موجودگی پر بہت تعجب ظاہر کیا۔ اور فرمایا کہ اس جگہہ کے لئے ہم خود ایک طلائی کلاک روانہ کرینگے۔ ہر مندر سے باہر آکر لیڈی صاحبہ نے عمارت کے چند فوٹو اتارے۔ دربار صاحب مین داخل ہونے سے پہلے کل پارٹی نے بوٹ اتار دیئے مین موزے پہن لئے تھے۔ روانگی کے وقت منتظمین نے تمام جماعت کے گلے مین پھولون کے ہار ڈالے۔ دربار صاحب سے واپس آکر لالہ گاگرمل کا کارخانہ قالین بافی دیکھا۔ اور اس صنعت کے متعلق جزو کل تمام حالات بغور دریافت کئے۔ اور زیر تکمیل و مکمل قالینون اور اونکے کاغذی نقشون کو بڑے شوق سے ملاحظہ کیا۔ کارخانہ مین آدھا گھنٹہ رہکر حاضری کے لئے فرودگاہ کو تشریف لے گئے۔ آمد اور واپسی دونون موقعون پر تمام راستہ مین ہزارہا باشندے دوکانون کے سامنے اور چھتون پر اپنے حکمران کے دیکھنے کے لئے

جمع تھے۔ نواب ممدوح کی پارٹی کو قیام گاہ مین پہونچنے کچھہ ہی دیر ہوئی تھی۔ کہ پھر مطلع مکدر ہوگیا۔ اور آندہی ایسی بک آئی کہ دوپہر کے وقت گھٹاٹوپ اندھیرا چھاگیا۔ اور کمرون مین لمپ روشن کرنے پڑگئے۔ اس کے ساتھہ مین کسی قدر تقاطر اور ژالہ باری بھی ہوئی۔ مگر نواب ممدوح کی دوبارہ تشریف آوری کے وقت مطلع پھر صاف ہوگیا۔ صرف کسی قدر ابر رہا۔

صبح کی طرح اس وقت بھی کل یورپین حکام اور لفٹنٹ گورنر نواب وایسرائے سے پہلے ٹون ہال پہونچگئے ایک دیو یورپین جو غالباً سہ پہر کی ٹرین پر آئے ہونگے نواب وایسرائے سے بعد ٹون ہال گئے۔

ٹون ہال مین چار بجے تک کل مدعوین جمع ہوچکے تھے۔ جن مین سے بعض کو پہلے سے اس امر کا کوئی انتظام نہ ہونے کی وجہ سے ایک جگہہ بیٹھہ جانیکے بعد اُٹھاکر دوسری جگہہ بٹھایا گیا۔ تھوڑی سی توجہ سے اسکا بخوبی انتظام ہوسکتا تھا کہ ہر شخص اپنے اپنے قرینہ سے بیٹھے۔ خفیف سی لاپروائی نے خواہ مخواہ کئی شخصون کو شکایت کا موقعہ دیدیا۔ نواب وایسرائے معہ لیڈی صاحبہ پونے پانچ بجے ٹون ہال پہونچے۔ اس وقت ایک گورہ کمپنی کا گارڈ آف آنر معہ بینڈ ہال کے قریب موجود تھا۔ میونسپلٹی کی طرف سے مسٹر سٹوڈیٹ کمشنر نے ایڈرس پڑھا۔ اور پھر اُسے ایک چاندی کے صندوقچہ مین بند کرکے پیش کیا۔ ایڈرس مین بیان کیا گیا کہ اگرچہ امرتسر قدیم شہر ہونیکا دعوے نہین کرسکتا۔ لیکن یہہ فخر اوسکے لئے کچھہ کم نہین کہ سکھون کا مقدس معبد اُس مین ہے۔ اور وہ سکھہ آبادی کا مرکز ہے۔ تجارتی لحاظ سے بھی یہ شہر عرصہ دراز سے ممتاز چلا آتا ہے جنگ جرمن و فرانس سے شال بافی کی صنعت کے تقریباً معدوم ہوجانے سے جو ہزارون کاریگر بے روزگار ہوگئے تھے۔ قالین بافی کی صنعت نے اونکے لئے پھر ذریعہ معاش بہم پہونچادیا ہے۔ تعلیم مین بھی اس شہر نے کچھہ کم ترقی نہین کی۔ اور پنجاب بھر مین سب سے اوّل اسی میونسپلٹی نے کلرکل اور کمرشل تعلیم کا مدرسہ جاری کیا۔ ایک ٹیکنیکل مدرسہ بھی اُس نے کئی برسون سے کھولا ہوا ہے۔ لڑکیون کی تعلیم کا یہان سے بہتر شاید کہین انتظام نہین ہوگا۔ اہالی شہر کی صحت کو قائم رکھنے کے لئے خاص کوشش مدنظر رہتی ہے چنانچہ اسوقت واٹر ورکس۔ بدرڑون کی تعمیر اور جدید ہسپتال کے لئے سولہ لاکھہ روپیہ قرض لینے کی مسئلہ پر غور کیا جارہا ہے بیکانیری قحط زدگان کی دستگیری بھی فراخدلی سے کیگئی ہے۔

نواب وایسرائے کی جوابی تقریر کا لب لباب حسب ذیل ہے :-

مین اس شہر کو چند برس ہوئے ایک معمولی سیاح کی حیثیت سے دیکھہ چکا ہون۔ اوس وقت مجھے دربار صاحب کے پل پر سے بہیڑ کو چیرتے ہوئے ہرمندر کو جانا پڑا تھا۔ لیکن سابقہ سیر سے اس دوسری سیر کے موقعہ پر جو مین بحیثیت گورنر جنرل کررہا ہون میرے شوق اور دلچسپی مین کوئی کمی واقع نہین ہوئی۔ لیڈی کرزن کی تو یہہ پہلی سیر ہے جنکے شوق کا نقطہ اس امر سے اندازہ ہوسکتا ہے۔ ہر سیاح اور خاصکر ہر وایسرائے سکھون کی شریف قوم کی شجاعت اور وفاداری سے لازمی طور پر آگاہ ہوجاتا ہے۔ یہہ اوصاف کسی خاص مقام یا آب وہوا یا قسم ملازمت پر موقوف نہین۔ شنگھائی۔ ہانگ کانگ۔ سرحد ہندوستان یا افریقہ جہان دیکھو یہہ اپنے فرمانروا کے صادق اور جانباز وفادار ہین۔ سکھون کو الفاظ مین ان اوصاف کے اظہار کی ضرورت نہین۔ وہ افعال سے انہین ثابت کرچکے ہین۔ میرے لئے اور جلالت مآب ملکہ معظمہ کے لئے اس سے بڑھکر خوشی کا باعث کیا ہوسکتا ہے۔ کہ جنوبی افریقہ کی مشکلات کے موقعہ پر ہندوستان اور پنجاب کے باشندون نے خود بخود یہ سچی نثاری کا اظہار کیا۔ اور جب وہ مشکلات دور ہوگئین تو سچے دل سے حقیقی خوشی ظاہر کی۔ آپ صاحبان اس جنگ کے حالات و رفتار کو بغور معائنہ کرتے رہے ہین۔ اسکی وجہہ یہی ہوسکتی ہے کہ خود آپ مین سے کئی یا آپکے اکثر ہموطن لارڈ رابرٹس یا ایسے افسرون کے ساتھہ جو لارڈ ممدوح کے ماتحت تھے میدان جنگ مین داد شجاعت و مردانگی دیچکے ہین۔ دوسری وجہ یہہ ہے کہ آپ صاحبان ذاتی تجربہ سے جانتے ہین کہ انگریزی فتوحات مغلوب کی ہتکینی یا تذلیل و مقہوری کا باعث نہین ہوا کرتین۔ بلکہ اون سے فاتح و مفتوح کے فیمابین اتحاد و رفاقت اور خوشحالی کا نیا دور شروع ہوجاتا ہے۔ اس تاریخی بحث کو ختم کرکے مین مقامی معاملات کی طرف متوجہ ہوتا ہون۔

مین جانتا ہون کہ تمہاری شہر کو تجارتی و صنعتی لحاظ سے مستحکم شہرت حاصل ہے۔ اور وہ تجارت کے لئے بھی ویسی ہی قابلیت رکھتا ہے جیسی کہ سپاہیون کے بہم پہونچانے مین۔ مین ہندوستان مین جہان کہین کارخانون کا دھوان دیکھتا اور اونکا شور و غل سنتا ہون تو مجھے بڑی خوشی ہوتی ہے۔ اِس لئے نہین کہ اُن سے ملک کی خوبصورتی مین اضافہ ہوجاتا ہے۔ اس لحاظ سے تو دخانی کارخانے بہت مکروہ چیز ہین بلکہ اِس وجہ سے کہ ایسے زمانے مین جبکہ دیسی دستکاریان معدوم ہوتی چلی جاتی ہین۔ وہ سیکڑون بلکہ ہزارون صناعون کی معاش کا ذریعہ بنتے ہین۔ البتہ مجھے ایک امر ناپسند ہے۔ وہ یہہ ہے کہ ایشیائی طرز کی اشیا تیار کرنے مین یورپین آلات بیشک مدد لو۔ لیکن اونکی ساخت مین یورپین طرز اور نقشون کی کبھی تقلید نہ کرو۔ یورپین ڈیزائن (نقشے) عموماً بھدے۔ بدنما۔ اور عامیانہ طرز کے ہوتے ہین۔ صبح تمہارے شہر کے بڑے کارخانہ مین یہ دیکھکر مین بہت خوش ہوا کہ اُس مین قالین ہاتھہ سے بنائے جاتے ہین۔ لیکن بعض قالینون کے نقشون مین اجنبی طرز کی آمیزش دیکھکر طبیعت مکدر ہوئی۔ مین آپ کو اس غلطی سے بچتے رہنے کی نصیحت کرتا ہون۔ اپنے قدیم ہندی و ایرانی نقشے ہرگز نہ چھوڑو۔ ان نقشون کے موجد وہ شخص تھے جو طبیعتاً باکمال صنّاع تھے۔ اونکے مجوزہ نقشون کی خوبصورتی کو کوئی جدید اُستادی نہین بڑھا سکتی۔ سب سے بڑھکر مین ہندوستانی والیان ریاست اور امراء کو صلاح دیتا ہون کہ اپنے محلون کی آرائش کے لئے وہ ہرگز یورپ سے قالین نہ منگوائین۔ اُنکی شکلین اور نقشے بالکل واہیات ہوتے ہین۔ اپنے ملک کے قالین خریدو۔ اور یہہ شرط کرو کہ وہ ہندوستانی طرز و نمونہ کے ہون۔ ہندوستانی متمولون کا خیال ہے کہ جدید ترین یورپین مصنوعات عین فیشن کے مطابق اور بنا برین بہتر ہوتی ہین لیکن وہ بخوبی سمجھہ رکھین کہ فیشن اور عمدگی مین کوئی تعلق نہین۔ بلکہ عموماً تازہ ترین نمونہ صناعی کے لحاظ سے بدترین شے ہوتا ہے۔

تم نے اپنے ایڈرس مین ٹیکنیکل مدرسہ کا ذکر کیا ہے۔ ایسے مدرسہ خواہ مشرقی فنون اور صنائع کی تجدید کی غرض سے قایم کئے جائین یا مغربی آلات اور طریقون کی تعلیم کے لئے۔ یہ مقدم شرط ہے کہ اونکو کاروباری اصولون پر چلایا جائے صنعتی تعلیم کا مدعا طالب علم کو بڑا ادیب بنانا نہین۔ بلکہ عمدہ کاریگر۔ اوسی اصولون سے بڑھکر عمل و ہنر کے متعلق تعلیم دو مین یہ سُنکر خوش ہوا ہون کہ آپ صاحبان شہر کی صحت کے لئے جو امور ضروری ہین اونسے غافل نہین۔ اسکے متعلق میز نقطہ یہ مشورہ دیتا ہون کہ واٹر ورکس سے پہلے بدرڑون کی تکمیل کا کام ختم کرنا ضروری ہے۔ آپ صاحبان نے قحط زدگان کی دستگیری کرنے سے قومیت اور علو حوصلگی کا کافی ثبوت دیا ہے۔ آفات ارضی و سماوی کسی محل یا موقعہ سے مخصوص نہین۔ جو آج مدد کرتے ہین ممکن ہے آیندہ کسی وقت اونکو مدد کی ضرورت لاحق ہوجائے۔ اس دستگیری سے آپنے ایسی ہی امداد کے لئے اپنا استحقاق قایم کردیا ہے۔ بالآخر مین اس خوبصورت صندوقچہ اور آپکے ایڈرس کا شکریہ ادا کرتا ہون۔

اسکے بعد نواب ممدوح نے ایک متصلہ کمرہ مین جاکر امرتسر کی مختلف قسم کی مصنوعات کو معائنہ کیا اور پونے چھہ بجے کے قریب ٹون ہال سے خالصہ کالج کو جو لاہور کی سڑک پر شہر سے دو میل کے فاصلہ پر ہے تشریف لیگئے اس وقت پھر کسی قدر ترشح شروع ہوکہ فوراً ہی بند ہوگیا۔ کالج مین سکھہ سردارون کے علاوہ مسٹر ریگن بیرسٹر قایم مقام پریسیڈنٹ خالصہ کالج کمیٹی اور مسٹر سائیم ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم استقبال کے لئے موجود تھے۔ نواب وایسرائے وہان چند منٹ ٹھیر کر فرودگاہ کو واپس تشریف لیگئے۔ خالصہ کالج۔ اسلامیہ انجمن اور ہندو سبھا کے ایڈرس علاحدہ پیش کئے گئے۔ انکے جواب لارڈ ممدوح نے بعد مین بھیجنے کا وعدہ کیا۔ پروگرام کے مطابق روانگی سے پہلے وایسرائے پبلک لائبریری کا معائنہ کرتے ہوئے دربار صاحب کی چراغان اور روشنی دیکھنے کے لئے رات کے نو بجے تیسری مرتبہ شہر تشریف لائے تھے جسے موسم کے مکدر ہونیکی وجہ سے ملتوی کرنا پڑا۔ کچھہ آتشبازی سٹیشن پر منگوائی گئی۔ مگر نواب وایسرائے کی ٹرین اوسکے پہونچنے سے پہلے روانہ ہوچکی تھی۔ نواب لفٹنٹ گورنر ۱۱ بجے صبح کو لاہور تشریف لیگئے۔ نواب وایسرائے کو فرودگاہ مین بیرونی انتظام کے منصرم منشی حکمت اللہ خانصاحب تحصیلدار چونگی اور نواب لفٹنٹ گورنر کے کیمپ کے منشی جیون سنگھہ صاحب تحصیلدار مال متعین تھے۔ ۹ بجے کی شام کو وایسرئیگل پارٹی نواب لفٹنٹ گورنر کی مہمان تھی۔ لیڈی کرزن نے جو لیڈی ڈفرن فنڈ کی پریسیڈنٹ ہین غالباً مطلع کے صاف نہ رہنے کی وجہ سے شہر کے زنانہ بالخصوص میونسپل ہسپتال کو معائنہ نفرمایا۔ اس ہسپتال مذکور کی قابل و لایق لیڈی ڈاکٹرہ کو جسکے اہتمام مین ہسپتال کو بہت فروغ حاصل ہوگیا ہے اگر کچھہ افسوس ہوا ہو تو بیجا نہین۔ لیکن ایک لحاظ سے یہ عدم تشریف آوری خالی از فایدہ نہ رہی۔ ورنہ میونسپلٹی کی مستعدی کی قلعی

مژدہ رسیدن مسافر روس
ملک روس کے مفصل اور مکمل حالات جغرافیائی۔ تاریخی۔ سیاسی اور انگریزی اس ستاب مین درج ہین جو انگلستان سے روانہ ہوکر سیدھے روس مین پہونچے ہین اور سفارت کے ساتھہ رہکر واپس آئے ہین۔ سفارت کے ساتھہ ہونیکی وجہ سے مصنف کو پولیٹکل اور ملکی حالات کے دیکھنے کا بہت موقعہ ملا ہے۔ اسلئے ستاب ہذا کو پڑھکر ناظرین کو روس کی نسبت بہت کچھہ معلومات حاصل ہونگے۔ ستاب ہذا مین ایک نقشہ بھی ہے۔ اسکے دیکھنے سے ناظرین کو بہت آسانی ہوگی۔ ستاب کی عمدہ چھپائی اور نقشہ بھی قابل تعریف ہے۔ ہر جلد کی قیمت عہ
ہین بقیت کے سلف علمائے علمائے محنت و تلاش سے ایک مفصل نہایت مختصر زندگی کا ایک جس مین سلف کی علمی زندگی سے اسکی بیحد ذکر کیا گیا ہے۔ اسکی خوبیان ضبط تحریر مین آگئی ہین۔ اسکے مطالعہ سے ایک مسلم کو اسلام کا ایک مرقع تختہ سیکھنے کا بہت شوق ہے۔ اسکے تصنیف ہوجاتا ہے۔ اور اپنی طرز کی پہلی تصنیف ہے۔ قیمت
ہر جلد عہ
ہوجود ہے۔ صرف خریدار ہونے کی ضرورت ہے۔
المشتہر
نیوز ایجنٹ و کمیشن ایجنٹ

کو دیکھہ گئے ہین۔ پہلے دو دفعہ ۱۸۸۸ء اور ۱۸۹۵ء مین بحیثیت سیاح کوئٹہ کی سیر کرچکے ہین۔ جواب تقریر مین کوئٹہ کی روز افزون آبادی اور رونق پر خوشی ظاہر کرکے فرمایا کہ نشکی تک تار کا سلسلہ اسی مہینہ مین مکمل ہوجائیگا۔ ٹرک کی بھی درستی ہورہی ہے۔ کوئٹہ کو لارنس صاحب کی بحالی (روس کی) پولیٹکل مخالفت سے گورنمنٹ کو کوئی نقصان نہین پہونچنے دیگی۔ پھر جنوبی افریقہ کے محاربہ کا تذکرہ کرکے فرمایا کہ فتوحات جدیدہ نے جنکا سلسلہ خدا نے چاہا تو اب برابر جاری رہیگا۔ ہماری رقیبون کو حوصلے بالضرور پست کردیئے ہونگے۔ اور سب سے آخر ارشاد فرمایا کہ گو آیندہ کی نسبت کوئی حکم جزم

روح

فاضل اڈیٹر صاحب۔ السلام علیکم۔ بابو رحمت علی صاحب سب پوسٹماسٹر ڈاکخانہ نرائن گڈھ ضلع انبالہ نے جو اخبار وکیل کے خریدار ہیں اور اون کا اخباری نمبر ۸۲۴ ہے مجھے تحریر فرمایا۔ کہ میں روح کے متعلق کوئی مضمون تحریر کروں۔ کیونکہ انکے نزدیک مسٹر بہاء الدین قریشی کے مضمون مندرجہ اخبار ۱۲ مارچ میں روح کا خاکہ اڑایا گیا ہے۔ اور اُس کا اثر عوام الناس کے عقاید پر جو کچھ پڑے گا وہ ظاہر ہے۔ بابو صاحب کے خط سے مجھکو مسرت ہی ہوئی۔ کہ وکیل کا مدعا جو اسلامی دنیا میں اتحاد و وداد پھیلانے اور قایم کرنے کا ہے اسکی تکمیل خریداران اخبار میں باہمی خط و کتابت اور تبادلہ خیالات سے بخوبی ہو سکتی ہے۔ اور اسیطرح ہر ایک ہی واسطہ العقد (اخبار وکیل) مختلف طور پر (خریداران) کو ایک لڑی میں منسلک و متحد بنانے والا ثابت ہوتا ہے۔

اور یہ افسوس بھی ہوا۔ کہ روح پر مجھے مضمون لکھنے کی استدعا کیگئی ہے۔ یہ کام کسی محض عالم کا ہی نہیں بلکہ اُس شخص کا ہے جو علم کے ساتھ صاحب دل و اہل اللہ بھی ہو۔ حالانکہ میں محض عالم بھی نہیں۔ ہمارے نامور فضلا لکھتے ہیں کہ حقیقت روح کا مسئلہ علم حقانی میں سے ہے نہ علم سلوک سے۔ شارع علیہ السلام نے حقایق کے متعلق اجمال سے کام لیکر سلوک اور تہذیب نفس کو بشرح و بسط بیان فرمایا ہے۔ اور اسی پر زور دیا ہے۔ مجمل ہنے دینے کی وجہ یہ نہیں کہ ان علوم کا حصول بشر کا مقدور نہیں۔ بلکہ اظہار موافق مصلحت جمہور نہیں۔

مصلحت نیست کہ از پردہ برون افتد راز ۔ ورنہ در صحبت رندان خبرے نیست کہ نیست ہمیں اگر بابو صاحب کے ارشاد کی تعمیل سے انکار کرتا ہوں۔ تو گویا وکیل کے قایم کردہ وداد کو بے قدر سمجھتا ہوں۔ اور اگر تعمیل پر آمادہ ہوتا ہوں۔ تو اپنی طاقت و حوصلہ سے بڑھ کر ایک کٹھن کام کو اختیار کرتا ہوں۔ حکمائے یونان و فارس وغیرہ کے مختلف و پریشان اقوال درج کر دینا ہی مجھے کسیقدر سکدوش کر سکتا تھا۔ مگر بابو صاحب کا مدعا اس سے برتر معلوم ہوتا ہے میں اُن کے ارشاد کی تعمیل کرتا ہوں۔ اور اپنی طرف سے ایک لفظ بھی نہ لکھکر مستند فضلا و صوفیہ کا مذہب تحریر کرتا ہوں اور بابو صاحب کی خدمت میں یہ گزارش کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ اس مسئلہ کو عوام الناس نہ کیا بلکہ لیاقت کی اچھی اچھی مدعی بھی بآسانی نہیں سمجھ سکتے۔ اسلیئے اگر مضمون ذیل عوام الناس کی سمجھ سے بالاتر ہو تو امید وقت مضمون کا لحاظ فرما کر مجھے معذور سمجھیں۔ امید ہے کہ فاضل اہل ایڈیٹر اس مضمون کو اخبار میں چھاپ دینگے۔

روح اس شے سے مراد ہے کہ اسکا جسم کے ساتھ ملجانا جسم کی زندگی کا۔ اور جسم سے جدا ہونا اُسکی موت کا سبب ہے۔ ہر کسی کو دیکھا ہوگا کہ اسمیں پہلے عفونت اور پھر جوش پیدا ہوتا ہے۔ اور پھر کیڑے اُسکے اندر حرکت کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اس حرکت کا سبب قریب روح ہے

(ب) جب آدمی مر جاتا ہے اور حس و حرکت کے بعد جاندار رہ جاتا ہے تو یہ حالت روح کی جدائی سے ہی تو پیش آئی ہے۔

اس روح کی حقیقت سنو۔ یہ تین اجزاء سے مرکب ہے۔

جزو اول۔ نسیم طیب (پاکیزہ ہوا) ہے جو چند در چند ہضم کے بعد عناصر کے بخار لطیف سے پیدا ہوتی ہے۔ قوی تغذیہ و تنمیہ و ادراک ہی کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ نسمہ یا روح طبعی یا بدن ہوائی اسی کا نام ہے یہ گوشت اور ہڈی میں ایسی سرایت کردہ ہے جیسے پانی میں حرارت یا گلاب کی پتی میں پانی اسی جزو سے روح کا بدن کے ساتھ علاقہ ہے۔ اور اسی کے جاتے رہنے سے بدن کو موت چکھنی پڑتی ہے۔ یہ جوش خون سے دل میں متولد ہوتی ہے اور اسکے معدن اصل قلب و دماغ و جگر ہیں علاجات طبی کا تصرف یعنی کمی و بیشی آلودگی و پالودگی۔ رقت و غلظت کے متعلق تدابیر اسی میں جاری ہیں قلب سے اسی کے قطع تعلق کا نام موت ہے۔ موت کے بعد اس جزو کی مثال اُس تنہ درخت کی سی ہو جاتی ہے جو یکبارگی جڑ سے کاٹ دیا گیا ہو۔ اور بدل مایتحلل کا ملنا بند ہو جاتا ہے۔ مگر بریدہ تنہ کی ترکیب کے بگڑنے اور اجزاء کو علیحدہ ہونے میں ہنوز وقت درکار ہے۔ اسیطرح نفس ناطقہ کا جو تعلق اس جزو کے ساتھ ہے وہ جدائی کے بعد بھی قایم اور اس جزو کا بدن کچھ بھی موجود رہتا ہے۔ گو آہستہ آہستہ اسکے اجزاء پراگندہ ہو جائیں۔

جزو دوم نفس ناطقہ ہے۔ اسی یوں سمجھو کہ جب زمین میں کوئی بیج ڈالا جاتا ہے ہوا پانی مٹی کے لطیف اجزاء اُسے ہر طرف سے گھیر لیتے ہیں۔ اور بیج بھی اپنی اندرونی طاقت سے جو خداوند کریم نے اسمیں رکھدی ہے اُن اجزا کو قبول کر لیتا ہے۔ اور پھر اُن کو دوسری صورت میں تحویل کر کے اپنے جسم کی فروعی میں ایک خاص طریق اور خاص نظام کے ساتھ صرف کرتا ہے جس سے جڑ، تنہ، پتے، پھول پھل لگتے ہیں۔ اور آخر کمزور ہوتے ہوتے سب کے سب گم ہو جاتے ہیں جب ہر ایک بیج جداگانہ تصرف اور ہر ایک درخت بطرز دیگر نظام رکھتا ہے۔ تو مجبوراً عقل کو ایک نفس کا اقرار کرنا پڑتا ہے جو ان قوی کا حامل ہے (ب) مرکبات ارضیہ کی عفونت کا اپنی حد پر پہونچکر مختلف اشکال کو قبول کرتے رہنا۔ (ج) یا منی و خون حیض کا رحم میں جمع ہو کر اسمیں دل و دماغ و جگر کا بنجانا۔ اور روح ہوائی کا اسمیں پہونچ جانا۔ ایک شکل سے دوسری شکل میں بدلتے رہنا اور ہر ایک شکل کی احکام کا جدا ہونا۔ یہ سب ایک ہی مثال رکھتے ہیں۔ اسکا نام نفس حیوانی ہے۔ اور نفس حیوانی کے قیاس سے ہی نفس ناطقہ کی مثال و ضرورت سمجھ میں آتی ہے کہ جو شے نظام انسانی کی مقتضی ہے۔ اور اسی کلی و لطائف خمسہ سے انسانی خواص کو بتفصیل و توفیر منسب کرتی ہے۔ اُسی کا نام نفس ناطقہ ہے۔

جزو سوم روح ملکوت ہے۔ اسکی تفصیل یہ ہے کہ نفس کلیہ کی بعض قوی ہونے والی چیز کے ہونے سے پہلے اُسکی صورت کا حمل و تصور کر لیتے ہیں۔ جیسے انسان اپنے کسی مقصود کا ظہور سے پہلے۔ مثلاً ہم ایک مربع بنانا چاہتے ہیں اور وہ بن بھی گیا تو کہہ سکتے ہیں کہ یہ وہی مربع فی الخارج ہے جو ہمارے نفس میں تھا۔ اسیطرح نفس کلیہ کے قوی میں بھی جو صورت آئی تھی۔ اُسکے فی الخارج ظہور کو بھی وہی صورت کہہ سکتے ہیں۔ الغرض خداوند کریم نے جب نوع انسان کا پیدا کرنا چاہا۔ تو اُسکی پیدائش سے بہت مدت پہلے اس نوع کی صورت اجمالیہ اُن قوی میں پیدا کر دی تھی مدت کے بعد مبدء فیاض کا فیض تازہ اس صورت انسانیہ کو پہونچا۔ اور یہ ایک چیز بہت چیزوں سے متقسم ہو گئی۔ مثلاً ایک آئینہ میں آفتاب کا عکس پڑ رہا ہے اور اُس آئینہ سے دیگر مختلف سنگ و پیمانہ کی آئینوں پر اور ایک میں صورت آفتاب منطبع ہے۔ ایک طرح سے تو وہ سب موجودات مستقلہ اور ایک طرح سے اُس سے قائم ہیں۔ ان سب صورتوں کی جو صورت اجمالیہ ہے وہی روح البشر ہے۔ مدت دراز کے بعد اس صورت پر ایک اور فیض تازہ ہوا۔ اور اُسنے بعض قوی نازلہ میں نزول کیا جسطرح روح ہوائی کے بدن میں پہونچنے جانے کی بات پہلے لکھا جا چکا ہے۔ اسیطرح نفس کلیہ ایک منظر سے چھپتا اور دوسرے سے ظہور کرتا ہے۔ جیسے ہوا سے پانی یا پانی سے ہوا ہو جانا۔ جسمیں نفس کلیہ بہر حال قایم ہے) بحیثیت اس تقسید کے اُسے نفس ناطقہ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اور وہ صورت روحانی مذکورہ بالا اسکے ساتھ ملکر ایک ہو جاتی ہے (جیسا کہ نفخ اور مربع نے الذہن ایک ہوتے ہیں) اسی جزو کی وجہ سے وہ خطیرۃ القدس میں اور اسکے اعمال علیین یا سجین میں مرقوم ہوتے ہیں۔ نیک عمل کا صورت شاکیہ میں نورانی نقطہ اور بد عمل کا سیاہ نقطہ بنا جاتا ہے۔

اجزاء روح کے بعد یہ بھی واضح رہے کہ ہر ایک جزو کی جداگانہ خاصیت اور ہے اور دو دو کی ملکر اور احکام معاش و معاد کے متعلق روح پر جو کچھ وارد ہوتا ہے وہ ان ہی خواص سے مستند ہے۔ اور لطائف نفس بھی ان ہی کثرت اجزاء سے منسب ہیں۔

روح ہوائی کی خاصیت یہ ہے کہ عناصر سے مستمد (مدد لینے والی) اور مناسوت میں متمکن ہے اسکی تین حالتیں ہیں۔ (۱) مغلوب جوارح ہو۔ اسکا کام اُن افعال کو جو جوارح سے صادر ہوں پورا کرنا ہے۔ یعنی افعال عادت جوارح کے حکم سے مقتضیات طبیعت میں جاری ہوتے ہیں اور روح ہوائی اُن میں غرق ہوتی ہے۔ اسوقت اُسکا نام نفس بھی ہے۔ (۲) حکم جوارح میں غرق نہو۔ بلکہ جن اخلاق و صفات کا تعلق ارواح قلبیہ و دماغیہ سے ہے وہ روح ہوائی پر غالب ہوں۔ یا وہ عمل جو پیکر اخلاق و صفات کو متمم ہوں اور وہ اخلاق اس عمل کے بغیر پوری نہ ہوتی ہوں۔ یا وہ عمل جو ان اخلاق و صفات کے لیے شرح کا حکم رکھتے ہوں۔ گو وہ اخلاق و صفات ان کے بغیر بھی پوری ہو جاتی ہوں غرض ان صورتوں میں خواہ کچھ ہوں۔ بہر حالت میں اُسکا نام نفس انسانی ہے

Examiner Lain's Pain Balm

چیمبرلینس کی پین بام درد دیوانگی سنتھیہ کو دور کرنیمیں شہرہ آفاق ہے ایکدفعہ کا لگانیسے درد دور ہو جاتی ہے اور متواتر استعمال سے دائمی درد بھی بالکل شفا ہو جاتی ہے۔ پین بام ہر قسم کی درد کی مسکن ہے اور کٹرائن پسلی اعضا اور چھاتی کی دردوں موچ آماس۔ لنگڑاپن۔ چوٹوں زخموں اور جلی ہوئی مقاموں کے لیے بھی مفید ہے اسکے استعمال سے ان تمام تکلیفوں کا ایسی جلد ازالہ ہو جاتا ہے کہ ویسی جلدی کسی اور دوائی سے نہیں ہوتا قیمت دو روپیہ ایک روپیہ۔ یہ دوا شیخ فیروز الدین سوداگر ادویات انگریزی امرتسر سے مل سکتی ہے۔

(۳) روح ہوائی دو جزو لطیف میں سے کسی ایک کی مغلوب ہو۔ اُسوقت اُسکا نام نفس ملکی ہے۔

روح ملکوتی کی خاصیت یہ ہے کہ روح القدس کے سامنے جو خطیرۃ القدس میں ہے حاضر ہو کر اُسکے ساتھ اتصال پیدا کرے۔ ملا اعلےٰ میں راسخ القدم ہو۔ اور بقدر استعداد اُن سے ہم زبانی کا شرف رکھتی ہو۔ ارواح افلاک سے رموز و سرور اُسکے دل پر فائض ہوتے ہوں۔

مجازاۃ (جزائے نیک و بد) کا سبب بھی فی الحقیقت اسی جزو کی وہ بالخاصہ کشش ہے۔ جو اُسے خطیرۃ القدس کی جانب ہے۔ ..... پس اگر روح ہوائی میں صفات مناسبہ خطیرۃ القدس مرکوز نہیں تب تو روح ملکوتی رحمت و اُنس پاتی ہے۔ اور اگر اُسکے متضاد ہیں تب وحشت و نفرت۔

روح ملکوتی و روح ہوائی کے باہمی تعلق کی مثال ایسی ہے جیسے پارہ کے اندر پانی اور چاندی۔ گو عقلاء کو معلوم ہے کہ سیماب کا سیال ہونا بوجہ رطوبت ہے۔ اور ثقل بوجہ سیم۔ مگر دونوں ایسی گرہ بندہ گئی ہے کہ ایک دوسرے سے جدا کرنا دشوار ہے۔ اسیطرح روح ملکوتی و ہوائی دونو ملے ہوئے ہیں۔ اور انفکاک مشکل ہے۔ ایک کی تشنش سے دوسری منجذب ہوتی۔ اور ایک کی رنج و راحت سے دوسری متالم و متنعم بنتی ہے۔

نفس ناطقہ کا کام روح ہوائی کے متعلق اُسکے اجزا میں گرہ لگانا۔ اور پارہ پارہ بدن کو مجتمع رکھنا ہے جیسا کہ نباتات میں ہوتا ہے۔

نفس ناطقہ نے روح ہوائی کے اجزاء کو متصل کرکے اسمیں ایک ایسی قوت پیدا کردی کہ جب موت بدن خاکی و روح ہوائی میں آکر فاصلہ ڈالدیتی ہے۔ تو تب بھی روح ہوائی دست و پا بریدہ شخص کیطرح باقی رہ جاتی ہے۔ حس مشترک و متصرفہ۔ و واہمہ و خیال و حافظہ اُسیطرح اُسکے اندر محفوظ ہوتے اور نفس ناطقہ اُسکی تدبیر میں اُسطرح قایم رہتا ہے۔ سابقہ اخلاق اور نیز ارادی اُسیطرح رہتے ہیں۔ اگر سمع و بصر جاتے رہے ہیں تو حس مشترک نے اُنکی جگہ سنبھال لی ہے۔ چونکہ یہ حس مرکب دنیا میں بنائی و شنوائی کے واسطے سے ادراک کرتے کرتے اس وضع و طریق کی شناسا و خوگر بن چکی تھی۔ اسلیئے مفارقت بدن کے بعد بھی نفس ناطقہ کے فیض بلکہ مصلحت کلیہ کے سبب سے جو یہاں مصلحت جزئیہ کا کام دینے لگی ہے۔ وہی حس سمع و بصر کا کام بھی دینے لگتی ہے۔ اور مسموع و مبصر کی صورت مبدأ فیاض کی تھوڑی سی عنایت سے اُسپر قابض ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ جیسے قوت دراکہ میں نتیجہ کی صورت مقدمات نتیجہ کے سمجھنے سے قایم ہو جایا کرتی ہے۔

نفس ناطقہ کی خاصیت۔ اپنی اصلیت کے اعتبار سے تو نفس کلیہ میں مضمحل ہو جاتا ہے۔ اور عروج ماسار یقا کی راہ سے انانیہ کبرے کا دعوےٰ کرنا اور ملکوت کی راہ سے خطیرۃ القدس کا مشاہدہ و الہام ملائکہ کو قبول کرنا۔

اگر روح ہوائی ملکوت کی مغلوب ہو جائے تو وہ ملا اعلےٰ یا ملاء اسفل میں سے ایک فرشتہ کی مانند ہو جاتی ہے۔

ان دو جزو لطیف اور روح ہوائی کے درمیان پانچ لطیفہ پیدا ہوتے ہیں۔ سر تولید یہ ہے کہ ہر دو جزو نے روح ہوائی پر قیام و اعتماد کرکے اُس سے عشق و محبت پیدا کرلی۔ اسلیئے روح ہوائی سے نوع در نوع ہونے سے اُنکا فیض بھی چند نوع پر ہو گیا۔ وہ قوت جو جگر میں بخصوصیت ہے نفس شہوی ہے۔

وہ قوت جو ملکات اور اخلاق کی حامل ہے اور جسکا تعلق مضغہ صنوبری سے ہے۔ قلب ہے۔

وہ قوت جو بخصوصیت دماغ سے متعلق ہے اور معقولات و متخیلات و متوہمات کا ادراک اُسی کا خاصہ ہے۔ عقل ہے۔

یاد رکھو۔ کہ نفس و قلب و عقل کا پورا پورا تمکن روح ہوائی میں ہے۔ لیکن وہ ہر دو جزو لطیف کا فیض ہی قبول کرتے رہتے ہیں۔ جیسے چشمہ کی متصلہ زمین تراوت۔ اور بدن جگر سے براہ عروق ماسار یقا تازگی و نظارت کو۔

نفس ناطقہ کا کام دینی اصلیت کے اعتبار سے تو نفس کلیہ میں مضمحل ہو جانا ہے۔ اور عروق ماسار یقا کی راہ سے انانیہ کبرے کا دعوےٰ کرنا اور ملکوت کی راہ سے خطیرۃ القدس کا مشاہدہ و الہام ملائکہ کو قبول کرنا۔

اگر روح ہوائی ملکوت کی مغلوب ہو جائے تو وہ ملا اعلےٰ یا ملاء اسفل میں سے ایک فرشتہ کی مانند ہو جاتی ہے۔

ان دو جزو لطیف اور روح ہوائی کے درمیان پانچ لطیفہ پیدا ہوتے ہیں۔ سر تولید یہ ہے کہ ہر دو جزو نے روح ہوائی پر قیام و اعتماد کرکے اُس سے عشق و محبت پیدا کرلی۔ اسلیئے روح ہوائی سے نوع در نوع ہونے سے اُنکا فیض بھی چند نوع پر ہو گیا۔ وہ قوت جو جگر میں بخصوصیت ہے نفس شہوی ہے۔

وہ قوت جو ملکات اور اخلاق کی حامل ہے اور جسکا تعلق مضغہ صنوبری سے ہے۔ قلب ہے۔

وہ قوت جو بخصوصیت دماغ سے متعلق ہے اور معقولات و متخیلات و متوہمات کا ادراک اُسی کا خاصہ ہے۔ عقل ہے۔

یاد رکھو۔ کہ نفس و قلب و عقل کا پورا پورا تمکن روح ہوائی میں ہے۔ لیکن وہ ہر دو جزو لطیف کا فیض ہی قبول کرتے رہتے ہیں۔ جیسے چشمہ کی متصلہ زمین تراوت۔ اور بدن جگر سے براہ عروق ماسار یقا تازگی و نظارت کو۔

نفس کی مناسبت روح ہوائی سے ہے اور عقل کی روح سماوی سے اور قلب کی نفس ناطقہ سے اسی لیئے قدماء صوفیہ نے قلب سے مراد لطیفہ انسانیہ مع اُسکے متعلقات کے رکھی ہے اور عقل کو زبان روح فرض کیا ہے۔

جب سالک روح ہوائی کے غلبہ سے فی الجملہ خلاص پالیتا ہے۔ اور دو جزو لطیف سے سابقہ پڑتا ہے تو اُسکا قلب روح اور اُسکی عقل سر بنجاتی ہے۔ قلب و روح میں فرق یہ ہے کہ قلب تو روح ہوائی کی قوت اور اعماق بدن سے نکلا ہوا دو جزو لطیف کے فیض سے سیراب و تربیت یافتہ ہے۔

اور روح ان دو جزو لطیف سے (جنکی آپسمیں گرہ لگی ہوئی ہے جو روح ہوائی کے لطیف ملبوس اور فی الجملہ اُسپر تجسد ان سے ہے) عقل اور سر میں فرق یہ ہے کہ عقل تو روح ہوائی کی قوت اور دماغ میں متمکن نیز دو جزو لطیف کے فیض سے سیراب و تربیت یافتہ ہے۔ اور سر وہی دو جزو لطیف ہیں جو بہم آمیختہ اور خلاصہ روح ہوائی کو اپنا پیرایہ بنائے۔ اور اُنکے پرسہارا ہوئی ہیں۔ اسی لیئے روح قلب سے لطیف تر ہے اور سر عقل سے روشن تر۔ قلب کا کام۔ وجد۔ روح کا کام الفت عقل کا کام یقین ہے۔ سر کا کام فرق مراتب کا مشاہدہ۔

جب سالک روح ہوائی سے بالکل فارغ ہوتا اور اُسکا تعلق دو جزو لطیف سے آپڑتا ہے تو اُسکی تین حالتوں میں سے ایک حالت ضرور ہوگی

روح ملکوت اسے اپنی جانب کھینچتی ہے۔ اور روح القدس میں اسکا اضمحلال شروع ہو جاتا ہے اور اسی میں تلاشی (فانی) ہو کر از سر نو بقا پاتا اور اپنے آپ کو پہچانتا ہے۔ یہ تو ورثہ نبوت ہے۔

(۲) یا نفس ناطقہ اپنی جانب کو کھینچ لیتا اور سالک انانیت کبرے میں تلاشی ہو کر پھر از سر نو بقا پاتا اور خودی میں آتا ہے۔ یہ ولایت کبرے ہے۔

(۳) یا دونوں میں علے وجہ الاتم جمع کرتا ہے اور یہ جمع الجمع ہے۔

صاحب جمع الجمع کا سلسلۂ کلام دو جانب سے جاری ہوتا ہے

کبھی تو نفس کلیہ دو اعیہ انانیہ کبرے کی جانب سے جو طراوت یا سیلاب کیطرح سالک میں اثر کرتا ہے۔

کبھی روح القدس و ملا اعلےٰ کیطرف سے۔ ماسار یقا کیطرح۔

در یغا کہ بر خوان الوان علم ۔۔۔ دمے چند خوردیم و گفتند بس۔ (قاضی محمد سلیمان عفی عنہ)

جناب ایڈیٹر صاحب تسلیم۔ چونکہ آپ کا اخبار گوہر بار ملک اور قوم کیخدمت کے لیئے کمربستہ ہے اور آمادہ ہے براہ مہربانی اسمضمون کو ایک گوشہ میں جگہ دیکر ممنون و مشکور فرمادیں۔

بیوجہ قتل انسان کی سخت ممانعت اور اُسکے لئے عذاب شدید کی وعید

اندنوں علاقہ پشاور میں ایک سفاک بیباک مخالف قول خدا و رسول مسمے حمد اللہ ولد سکندر خاں قوم مٹھہ خیل سکنہ تہکال بالا ضلع پشاور نے دو بیگناہ افسران عالیشان صاحبان یورپین کو قتل کرکے غریب رعایا یعنی بیچارے وفادار مسلمان افغانان کے دل میں اس حادثہ جانکاہ اور واقعہ ہولناک سے سخت اضطراب اور نہایت تشویش پیدا کی ہے۔ بقول سعدی علیہ الرحمۃ۔ چو از قومے یکے بد اندیشی کرد۔ نہ کہ را منزلت ماند نہ مارا۔ ایسے بدکردار ملعون کے فعل قبیح کا اثر قوم کی مجارٹی پر بہت برا پڑتا ہے۔ اور بعض جہال اور دشمنان قوم ایسے فعل کو مذہبی پیرایہ میں لاکر عام لوگوں کو محل تہمت و الزام بنادیتے ہیں۔ اسواسطے ہمارا فرض ہے کہ ہم یہ ثابت کریں کہ ایسی ناشائستہ حرکت میں کوئی دینی فایدہ نہیں۔ بلکہ دین دنیا دونو جہان کا نقصان اور وبال ہے اور نیز دین محمدی کی پاک تعلیم اور اخلاق اہل اسلام کے برخلاف ہے۔ اور ایسے فعل شنیع کا مرتکب ملعون و مطعون خلایق اور معتوب خدا و معتوب بادشاہ وقت ہو جاتا ہے اور قوم و ملک کو دھبہ لگاتا ہے۔ اب ہر بیدار مغز

Bowel Complaint in Children

باول کمپلینٹ گرمی کے موسم میں بچوں کی پیٹ میں عموماً خرابی پیدا ہو جاتی ہے جسکا فی الفور احتیاط سے علاج کرنا چاہیئے۔ اور جونہی کوئی خرابی دکھائی دی۔ چیمبرلین کی دوائی موسومہ کالک کا لرا اینڈ ڈائریا ریمیڈی کا استعمال شروع کرنا چاہیئے بچوں کو دانت نکالتے وقت اسہال کی کم و بیش ضرور شکایت ہو جاتی ہے۔ جو متذکرۃ الصدر دوائی کی پانچ سے بآسانی بند ہو جائیگے مفصل ہدایات ہر بوتل کے ساتھ ملفوف ہیں قیمت فی بوتل دو روپیہ۔ ایک روپیہ

یہ دواشیخ فیروز الدین سوداگر ادویات انگریزی امرتسر سے مل سکتی ہے

Chamberlain's Cough Remedy

کیا ابھی تک کھانسی کی شکایت ہے غالباً اب تک تم دو تین مختلف علاج کر چکے ہوگے اور فایدہ نہ ہونیسے کسیقدر مایوس سے ہو گئے ہوگے۔ اگر تم بلا مزید توقف دیگر ادویہ کی آزمایش کو ایک بوتل چیمبرلین کی کف ریمیڈی کی خرید لو تو ہم تمہیں یقین دلاتے ہیں کہ یہ کھانسی کا عمدہ علاج ہے۔ اور گلو و پھیپھڑوں کو مضر بلغمی مولد سے صاف کرکے تمام گرانی اور اختناق کو فی الفور دور کر دیتی ہے۔ ہم ذمہ لیتے ہیں کہ چیمبرلین کے علاج کی ہر بوتل کھانسی کو فی الفور دور کرکے صحت بخشدیگی۔ ہر سوداگر ادویہ سے دوا اور ایکروپیہ فی بوتل پر سکتی ہے۔ شیخ فیروز الدین سوداگر ادویات انگریزی امرتسر سے مل سکتی ہے

{غلطی سے صفحہ ۱۱ کی جگہ ۷ اور ۷ کی بجائے صفحہ ۶ لگ گیا ہے۔ ناظرین پڑھتے وقت اس کا لحاظ کرلیں۔}

جسکو خدا نے عقل سلیم دی ہو اوسکا کانشنس بلا تامل کہدیتا ہی کہ جس مذہب کی بنیاد ایسی تعلیم ہو ایسی مذہب پر تین حرف۔
اسلام کی پاک کتاب جسکے سچے ہونیکا خود خدا گواہ ہی اور اسکے برحق رسول کی سچی حدیث جو کلام ربانی کی اصلی شرح ہے
علے روس الاشہاد کر رہی ہی جسکا اقتباس حسب ذیل ہدیہ ناظرین ہے — قولہ تعالی و تقدس —
من قتل نفسا بغیر نفس او فساد فی الارض فکانما قتل الناس جمیعا یعنی جسنے قتل کیا کسی جان کو بغیر جان کی یا فساد کیلیے
زمین میں دیا اوسنے سب لوگوں کو قتل کیا۔ اور فرمایا — لا تقتلوا النفس التی حرم اللہ الا بالحق ذالکم وصکم بہ
لعلکم تعقلون — مت مارو تم کسی جان کو جسکو اللہ نے حرام کیا ہی بغیر حق کی یہہ خدا کا حکم ہی تمکو کہ شاید تم سمجھو۔ اور فرمایا
قل انما حرم ربی الفواحش ما ظہر منہا و بطن والاثم والبغی بغیر الحق یعنی اے پیغمبر تم کہدو کہ حرام کیا میرے رب نے
قبائح ظاہری اور باطنی اور گناہ اور بغاوت۔ اور جن سے کہ مسلمانونکا معاہدہ ہو جیسا کہ سرکار سے انکی ساتھ نیک معاملہ کے
واسطے خدا یوں تحریص دلاتا ہی — لا ینہکم اللہ عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین ولم یخرجوکم من دیارکم
ان تبروہم الایہ یعنی وہ جو تم کو دین کیواسطے قتل نہ کرین اور گھروں سے نہ نکالین انکی ساتھ احسان کرنیسے تمکو اللہ منع نہیں
فرماتا یہہ صاف ظاہر ہی کہ سرکار ہمکو دینی فرائض کی بجاآوری سے منع نہیں فرماتی بلکہ ہمکو پوری آزادی حاصل ہے
بلکہ خصوصا اہل اسلام کو ایسی آزادی ہی کہ ملک اسلام میں بھی حاصل نہیں۔ اور اللہ فرماتا ہی — اوفوا بالعہد ان
العہد کان مسئولا — اس سے وفائے عہد کی اشد تاکید ہے یعنی ضرور تم پورا کرو عہد کی بابت تم سے پوچھا
جاویگا۔ اور عہد والوں کی ساتھہ خیانت خدا کی نزدیک بہت ہی مذموم ہے چنانچہ فرمایا ہے — ان اللہ لا یحب
الخائنین بیشک اللہ پسند نہیں کرتا خیانت کرنیوالوں کو۔ اور فرماتا ہے ان اللہ یامر بالعدل والاحسان
بیشک اللہ تمکو عدل اور نیکی کرنیکے لئے فرماتا ہے۔ اور فرماتا ہے — ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکہ یعنی اپنے ہاتھوں سے
ہلاکت میں نہ پڑو پس جو کوئی ایسا فعل شنیع کرے وہ بمصداق خسر الدنیا والاخرۃ ذالک ہو الخسران المبین
وہ دنیا اور آخرت دونوں جہان کے خسارہ میں پڑ جاتا ہے۔ غرض کہ تمام قرآن شریف ایسی پاک آیتوں سے مالا مال و مملو ہی اور ہر حدیث مبارک
یوں پکار پکار کر ارشاد فرما رہی ہی الادی بنیان الرب — ملعون من ہدم بنیان الرب یعنی آدمی بنا کردہ خدا کا
ملعون ہی وہ جو ایسی بنیاد کو ویران کرے۔ فرمایا ہی من قتل معاہدا لم یرح رائحۃ الجنۃ وان ریحہا
توجد من سیرۃ اربعین خریفا یعنی جسنے صاحب عہد کو قتل کیا وہ بہشت کی بو بھی نہ پاویگا۔ اور بہشت کی بو ایسے
شخص سے چالیس برس کی راہ دور ہی یعنے اوسپر ناممکن ہی قتل ناحق ایسا فعل زبون ہی جسکی نسبت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اول ما یقضی بین الناس یوم القیامۃ فی الدماء یعنی قیامت کے
دن اول جو معاملہ لوگونمیں قابل فیصال ہوگا وہ خون ناحق کے بیٹے جانیکی بابت ہوگا۔ دوسری جگہہ فرمایا ہی لا یدخل
الجنۃ من لا یامن جارہ جس ہی کہ اوسکا ہمسایہ امن میں نہو وہ بہشت میں داخل ہی نہوگا۔ دوسری حدیث ہے
الخلق عیال اللہ احبہم الی اللہ انفعہم لعیالہ یعنی انسان خدا کی عیال ہیں خدا اسکو محبوب
رکھتا ہی جو اسکی عیال کو یعنی خلق اللہ کو نفع پہونچاوی۔ اور حدیث ہی کہ الانسان سری وانا سرہ
یعنی اللہ فرماتا ہی کہ انسان میرا راز ہے اور میں اوسکا راز ہوں۔ انسان کا قتل کرنا خدا کی راز کا قتل کرنا ہے
اسیطرح تمام کتب احادیث ایسی ہی متبرک ہدایت اور تعلیم سے لبالب ہیں۔ ناظرین اب طالبان حق پر
بخوبی روشن ہی کہ اسلام اور اسلام کی پاک تعلیم کا کوئی قصور نہیں اب اگر کوئی جاہل جسکی آنکھوں کو تعصب نے اندھا کر دیا
ہو وہ آنکھیں بند کر کے اسلام کو کہوا دیوے تو اسکو ان بے جا الزام سے اسلام پر کسی قسم کا دھبہ نہیں لگ سکتا۔
دنیا میں مہذب سے مہذب ملک اور قوم میں بھی ایسے افراد پائے جاتے ہیں جو انکی جہالت انکی کوتاہ
اندیشی اونکی خباثت جبلی اونکی بدقسمتی بدکرداری ناہنجاری . . . . . .

الفاروق یعنی حضرت عمرؓ کی مفصل سوانح عمری شمس العلماء مولانا شبلی نعمانی کی جادو طرازی حسن بیان طرز تحریر
و تحقیق واقعات کی نسبت کچھہ کہنا تحصیل حاصل ہی ہندوستان بھر کا لائق اصحاب اونکی زور قلم کے
معترف ہیں واقعی مولانا صاحب جیسے فاضل مورخ نگار کے لئے حضرت فاروق اعظم رضی جیسے عدیم النظیر ہیرو کی ضرورت تھی عرصہ سے
لوگ اس کتاب کی اشاعت کیلئے ہمہ تن چشم بنے ہوئے تھے الحمد للہ کہ اب مکمل ہو کر چھپ گئی ہی مطالعہ پر معلوم ہو سکتا ہی کہ مولانا نے کس خوبی
و متانت و بے تعصبی سے بڑی بڑی دقیق مسایل کو حل کر دیا ہی اور کیسے کیسے دلچسپ چالات کو کس لطافت و فصاحت کی ساتھہ قلمبند
کیا قیمت مجلد ۱۲ غیر مجلد تین روپیہ شائقین تامل نہ کریں ورنہ دوسری ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا المشتہر منیجر اخبار وکیل امرتسر

اونکو دیگر ابنائے جنس کے اعمال افعال و اقوال سے بدرجہا مختلف اور مخالف ہوتے ہیں۔ ہم جمیع افسران و رئیسان
جاگیرداران انعام خواران نمبرداران زمینداران۔ سکنان یوسفزئی ضلع پشاور حصص ضلع مردان بحیثیت
مجموعی سب کے سب مسلمان ہیں۔ ان بیگناہ افسران کے قتل پر تہ دل سے اظہار رنج و افسوس کرتے ہیں اور اس مرتکب
شریر النفس ملعون و مردود دوجہان یعنی حمداللہ جو بدسگال دشمن ملک و قوم و سرکار ہی۔ اسکی روح پر لعنت بھیجتے
ہیں کہ ابد الاباد تک خدائے کریم اسکے روح کو معذب رکھے اور اپنی مہربان سرکار کے اقبال ابد پیوند کی ترقی روز
افزون کی دعا بدرگاہ قاضی الحاجات کرتے ہیں۔ اور دلی ارادے سے جسکی تصدیق ہماری عادل سرکار کو ہماری خدمات
کے ذریعہ بخوبی ہو چکی ہے۔ نقد جان بکف لیکر جان نثاری کو حاضر ہیں کیونکہ ہماری رگوں میں شریف خون دوران
کر رہا ہے جس سے ہماری جسم یعنے ہمارے گوشت پوست بلکہ ہڈی کو اس شریف خون سے نشو نما ہے۔ ہم سچے دل سے کہتے
ہیں کہ خدا وہ وقت اور دن ہماری سرکار کو نہ دکھائے کہ کسی تکلیف کا سامنا ہو) ہم اپنا فخر بلکہ اپنی آیندہ نسلوں کا بھی فخر
سمجھتے ہیں کہ ہماری وفادار خون سرکار کی خدمات میں فدا ہوں۔ سرکار کون سرکار جسکے سایہ عاطفت کے نیچے ہم نہایت
امن کمال آزادی غایت درجہ کی رفاہیت اور آسایش سے زندگی بسر کرتے ہیں۔ ہم سرکار کے کون کونسے احسانات کا شکریہ
کریں ہمکو مذہبی آزادی یہاں تک حاصل ہی۔ اور سرکار ہماری حامی ہے کہ دور نہ جاؤ ریلوے سٹیشن لاہور کی اطراف
لنڈے بازار میں ایک مسجد اہل اسلام کی تھی جو عہد سکھاں میں ہم سے چھینی گئی تھی۔ اور اسمیں بجائے تسبیح و تہلیل
کے نہنگ سکھہ لوگ بھنگ گھوٹ گھوٹ کر کھلے دل سے پیتے تھے۔ وہ مسجد سرکار نے ہمکو دلادی ہے اور چند روز سے
جبکہ بادشاہ ہندوستان نائب السلطنت ہز اکسلنسی جناب نواب مستطاب گورنر جنرل بہادر ہند تشریف لائے تو واسطے
مرمت اس مسجد کی امداد آ ایک معقول رقم عنایت فرمائی بتقاضائے شرافت ہم اہل اسلام اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ ہم
ظاہر و باطن ہوتے جاگتے اپنی محسن گورنمنٹ کی وفاداری اور خیراندیشی کا دم بھر کر رطب اللسان رہیں ہمکو کسی
قسم کی رکاوٹ ادائے فرائض مذہبی مثلاً صوم صلوۃ حج اذان وغیرہ میں نہیں ہے۔ ناظرین ہم اپنے مضمون کو
اس قطعہ فی البدیہہ پر ختم کرتے ہیں ؎ الٰہی تا فلک را پائداری حاصل است از تو بزمیں استواری
دہلست ای حضرت یزداں بحاق دشمنانش زہر مرگ از قہر یزدانی بکام دوستانش باد امید ذرآں

ہم ہیں فدویان سرکار دولت مدار

ملک خدا بخش خان ٹوانہ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مردان۔ خان بہادر محبت خان خان ورئیس اعظم طور و۔ خان
بہادر خواجہ محمد خان خان ہوتی۔ خان بہادر محمد ابراہیم خان جاگیردار مردان اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ
پولیس حال پنشنر۔ دوست محمد خان خان کپورہ جاگیردار۔ غلام حسین خان رئیس ہوتی۔ محمد عمر خان خان تیرہ
موجب خوار و رئیس تیسر علیخان برادر خان بہادر خواجہ محمد خان ہوتی رئیس۔ شیخ ایزد بخش منصف مردان۔
برادر شیخ خدا بخش خان بہادر جج راولپنڈی۔ بہرام خان برادر خان بہادر محبت خان طور و رئیس۔ محمد اکبر خان
خلف خان بہادر محبت خان طور و۔ عیسے خان صوبیدار میجر پنشنر رئیس معیار۔ خان زادہ فتح محمد خان خان
مردان۔ مولوی شیخ فضل الٰہی پلیڈر درجہ اول چیف کورٹ۔ محمود خان نمبردار معیار۔ ملک حیات خان نمبردار
مردان۔ امیر خان صوبہ دار پنشنر مردان۔ دیار خان معتبر ساکن بزحالی۔ موجب خوار آزاد خان خان مہمند
محمد اکبر خان جاگیردار و رئیس ٹوپی۔ ملک عباس خان نمبردار مردان۔ ملک خوشحال خان انعام خوار و نمبردار
مردان۔ ملک حاجی خان نمبردار مردان۔ محمد سید خان ڈپٹی انسپکٹر درجہ اول مردان۔ محمد عمر خان خانخیل ہوتی
منشی احمد شاہ مختار کار خان بہادر خواجہ محمد خان ہوتی۔ مفتی فضل محمود شستہ دار صاحب مجسٹریٹ مردان
شیر باز خان عرائض نویس مردان۔ مرزا عباس اپیل نویس مردان۔ مرزا محمد عثمان عرائض نویس مردان۔
و جمیع رعایائے یوسفزئی۔

اوصاف مغرب یہ حسین الجزائر کی آخری تین سو برس کی تاریخانہ واقعات بربری غارتگروں کی اصلیت خاندان باربروسہ
(کپتان خیر الدین و عروج) کے تفصیلی کارنامے۔ ترکوں کا بحری اقتدار اور بحر روم کی سہ صد سالہ حکومت عربی۔ ترکی۔ انگریزی
تاریخوں کا لب لباب اور اسپین کی جلاوطن مسلمانوں کا جوش انتقام اور ساحل اسپین پر کتاب زیان الجزائر اور پیوٹر
کا آل عثمان کو فعل حمایت میں آنا دول یورپ کا دو برس پر جاسدانہ جہاد کر کے منہزم ہونا الجزائر پر اسپین کا جہاد پر پیسا اور لیپنٹو کا مشہور
معرکہ حجم قریبا ۳۰۰ صفحہ نہایت خوشخط جسمیں بیت سے عمدہ نقشجات بھی شامل ہیں۔ قیمت عہ المشتہر منیجر اخبار وکیل امرتسر

بقیہ رہنماے حج

اس کیمپ کے انتظام اور ترتیب میں بھی گورنمنٹ نے نہایت فیاضی و رعایت سے کام لیا ہے۔ جسکی تفصیل مختصر طور پر کرونگا کیونکہ پورے حالات کے لکھنے سے خوف طوالت ہے۔

کیمپ کے دونو جانب دو مسجدیں نہایت وسیع طیار کیگئی ہیں ایک انگریز سپرنٹنڈنٹ اور ایک ڈاکٹر اور کافی عملہ پولس کا منتظم کیمپ مقرر کیا گیا ہے۔

حاجیونکو دونو وقت پکا پکایا کھانا منجانب گورنمنٹ ملتا ہے جسکی تفصیل یہہ ہے۔

یعنے فیکس تین پاؤ چانول یا آٹا پاؤ بھر گوشت اور چھٹانک بھر گھی بقدر ضرورت دال یا ترکاری۔ اگر جی چاہے بعوض گوشت کے اوسیقدر شکر لیلو۔ چانول یا آٹا لینے کا بھی ہر شخص کو اختیار ہے کھانا خواہ خود پکاؤ یا پکا یا لو جو کہ نہایت اول وقت سرکاری اہلکاران کی معرفت تقسیم ہوتا ہے کسی حاجی کو کسی قسم کا شکایت نہیں پایا۔ حاجیوں کی ضرورت کا نہایت عمدہ انتظام از قسم صفائی وغیرہ تھا۔ سب سے بڑھکر یہہ کہ اگنبوٹ کی تاریخ کا پہلے سے تعین کر دینا اور جو تکالیف عموماً اگنبوٹ والونسی ہمیشہ حاجیوں کو پہنچتی تھیں اونکا کالعدم ہو جانا۔ کرایہ اگنبوٹ کا بجاے فی کس اسی روپیہ گورنمنٹ نے مقام الہ آباد میں لیلیے تھے اور رسید ہمارے حوالہ کر دی تھی سنا گیا ہے کہ ستر روپیہ گورنمنٹ مالک جہاز کو اور دس روپیہ واسطے اخراجات کیمپ باے کے لیتی ہے مگر میری خیال میں گورنمنٹ کو اس سے بہت زاید خرچ کرنا پڑتا ہے بعض حاجی عرصہ ہاے دراز سے کیمپ میں گورنمنٹ کے مہمان کہلا رہے تھے قریب ایک چہارم کرایہ کے اونہوں نے خوراک میں وصول کر لیا ہوگا بعض حاجیوں نے قبل روانگی جہاز کے اپنا عزم فسخ کر دیا اور گھر کو واپس جانا چاہا فوراً اونکو اسی روپیہ واپس کر دیے گئے اور اخراجات خورد و نوش وغیرہ کی بابت کچھ وضع نہیں کیا گیا۔ ایک یہہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ اہل بخارا و یا قندہار سے اسکا نصف کرایہ اگنبوٹ کا لیا گیا۔ اور ایک مترجم تیس روپیہ ماہوار کا اونکے ماتحتوں کے انتظام کیواسطے چاٹگام میں مقرر تھا۔ اور اول سے آخر تک ان لوگوں کی بہت بڑی رعایت بہ نسبت ہندوستانیوں کے کیجاتی ہے۔ غالباً واسطے تالیف قلوب رعایاے غیر ملک کے یہہ انتظام ہو۔ واللہ اعلم

اگنبوٹ کی روانگی کی تاریخ ۱۵ فروری مقرر تھی مگر ۱۹ کو بندرگاہ میں پہنچا۔ اور ۲۰ فروری کو علی الصباح عین مقام کیمپ اسپیشل ٹرین واسطے لیجانے حجاج کے آکر کھڑی ہوی۔ کہانا اسروز صبح کی نماز کے وقت کل حجاج کو تقسیم ہو گیا تھا غرضکہ اسباب وغیرہ ریل میں رکھے جانیکے بعد دس بجے دن کو روانہ ہو کر قریب بارہ بجے دوپہر کے دریاے کرناپھولی کے کنارہ پر رین پہنچی۔ یہہ ایک شیرین دریا چاٹگام کے قریب ہے جو کہ سمندر میں جاکر گرتا ہے۔ سمندر اس مقام سے بارہ میل کے فاصلہ پر ہے۔ دریاے مذکور میں ایک چھوٹا اسٹیمر حاجیوں کے لینے کو واسطے تیار کھڑا تھا۔

حاجیونکے اسٹیمر پر سوار ہونیکے وقت اختیارات صاحب سپرنٹنڈنٹ بھاتھم کیمپ چاٹگام کے ختم ہوے مگر قبل اسکے کہ ہم لوگ شکریہ مہمان کیمپ چاٹگام کا ادا کریں۔ آگے کا حال لکھنا مناسب ہے۔ مقام مذکور کے جملہ حکام خصوصاً افسر اعلے مسٹر آربی ایم صاحب سپرنٹنڈنٹ پلگرم کیمپ حاجیونکے حال پر نہایت مہربان اور شفیق تھے اور فی الواقع ایک غیر مذہب کی گورنمنٹ کے واسطے یہہ امر نہایت قابل فخر ہے کہ ایسے لایق حاکم ایک مسلمانوں کی بڑی مذہبی فرض کے اہتمام و انتظام کے واسطے انتخاب و مقرر کئے گئے کہ عام مسلمان جنکی نہایت شاکر و ممنون و مشکور تھے اور اس باعث خیر خواہی گورنمنٹ میں اونکے قدم اور مضبوط و مستحکم ہو گئے صاحب موصوف کی نیک مزاجی کا اثر اونکے جملہ ماتحت لوگوں پر بخوبی ظاہر تھا کہ جسکی وجہ سے کل افسران و ملازمان متعینہ کیمپ حجاج کے ساتھ ازحد شفقت اور عنایت اور منکسر مزاجی سے پیش آتے تھے اور شب و روز اونکی آرام و آسایش کی فکر میں غلطاں و پیچاں رہتے تھے حسین اسسٹنٹ سرجن ڈاکٹر ہر بندر اس سرکار اور سب انسپکٹر ولی اللہ شاہ وہید کانسٹبل سمیر الدین خاصکر قابل ذکر ہیں۔ انمیں سے ہر ایک صاحب کی تعریف کے واسطے ایک بیان دراز چاہیے خصوصاً ڈاکٹر صاحب کی بے نوشی و سادہ وضعی و عام اخلاق اسقسم کا تھا جس سے تمام حجاج نہایت خوش تھے اور یہہ صاحب حاجیونکے نہایت خیر خواہ تھے کہ اگنبوٹ کے چلتے وقت تک اپنی خیر خواہی سے درگذر نہیں کی۔ اسیطرح سب انسپکٹر صاحب کی نہ تھکنے والی محنت بے انتہا فروتنی حجاج کی خدمت گذاری اور عام اخلاق و مدارات مدت تک یاد رہیگا حالانکہ عام طور پر پولس کے اخلاق اور برتاؤ کی لوگ شاکی رہتے ہیں لیکن ان دونوں صاحبوں نے ایسے بڑے نازک فرض انتظام کیمپ حجاج کو ایسی عمدگی اور مستعدی و دیانتداری سے ادا کیا کہ حاجیونکو حتے المقدور ہرگز کسی قسم کی تکلیف نہونے دی تمام انتظام رہائش و خورونوش و آسایش ہر قسم کا معہ اہتمام داخلہ و روانگی اشخاص و اسباب کے سب انہیں صاحبوں کے سپرد تھا مگر ہرگز کسی شخص کو کسی قسم کی تکلیف و شکایت نہونے دی گورنمنٹ کا فرض ہے کہ ان لایق اصحاب کی خدمات کی معقول قدر کرے۔

ایک امر تحریر کرنا فروگذاشت ہو گیا سپیشل ٹرین میں بھی بدقسمتی سے سوا تھرد کلاس کے اور کوئی درجہ نہ تھا اور اس درجہ میں جب قاعدہ ریلوی مسافر کھچا کھچ بھرے جاتے ہیں۔ چونکہ گرمی کا وقت تھا اور مینے کہا نانک نہ کھایا تھا اور بوجہ کمزوری مزاج کے ذرا سی تکلیف میری صحت کی خراب کر دینے کو کافی ہوتی ہے حالانکہ میں اگنبوٹ کا بھی اول درجہ کا کرایہ دینا منظور کر چکا تھا اور ریل میں بھی تکلیف کے درجہ میں سفر کرنا منظور نہ تھا مگر وہاں پر کوئی بندوبست معزز مسافروں کے واسطے جداگانہ نہ دیکھا۔ افسران کو توجہ دلائی تو اونہوں نے بھی افسوس کیا۔ اور مجبوری ظاہر کی آخرکار ایک درجہ سکنڈ کلاس کا جو کہ واسطے افسران کیمپ کی ٹرین میں شامل تھا اوسمیں بلا کسی سے دریافت کئے میں داخل ہو گیا۔ اور اسی میں سفر کیا۔ اگرچہ مجھکو کسی نے کچھ نہ کہا مگر نا ہم میرا فعل ضابطہ کے سراسر خلاف تھا۔ اوسی درجہ سکنڈ کلاس میں کمپونڈر اور معمولی ملازمان سرکار نک کو جگہ دی گئی۔ مگر افسوس معزز حجاج کے واسطے جو اپنی گرہ سے اپنے آرام و عزت کے واسطے خرچ کرنیکو مستعد ہوں کوئی بندوبست حکام نے نہیں کیا۔

اسکی ایک بڑی وجہ یہہ بھی ہے جو کہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں کہ جو مسلمان اہل دول ہیں خود اونکو اپنے آرام و عزت کا جیسا کہ چاہیے لحاظ نہیں ہے اور غالباً اس تمام موسم میں میں ایک شخص ہوں جسکو اس امر کا خیال پیدا ہوا تاہم گورنمنٹ جو بہت بڑے اخراجات اور دوسری حجاج کے آرام کی خاطر اوٹھاتی ہے اوسکو چھوٹی چھوٹی شکایتوں کا پیدا ہونیسے ناحق کی بدنامی گوارا نکرنا چاہیے۔ اور غالباً گورنمنٹ صرف بوجہ لاعلمی اور ہم لوگونکی بے توجہی کی وجہ سے ایسے امور کا خیال نہیں کر سکتی اگر متفقہ آواز بلند کیجاوے تو اوسمیں کوئی شک نہیں کہ اپنی مشہور شفقت اور رعایا پروری کیوجہ سے ضرور توجہ کرے گی۔ کہ جس رعایا پروری کے بہت سے آثار اس سفر حج میں ہم لوگونکے تجربہ میں آئے۔

اسپیشل ٹرین کا اور نیز چھوٹی اسٹیمر کا کرایہ جسکو ذریعہ سے ہمکو بڑی اگنبوٹ تک پہنچایا گیا کل گورنمنٹ نے ادا کیا حاجیونکو کچھ دینا نہ پڑا۔ اور بڑے بڑے عہدہ داران گورنمنٹ و ڈاکٹر ملازمان ضروری کیمپ سے لیکر اگنبوٹ تک ہمارے ساتھ گئے اسمیں کل افسران کیمپ شامل تھے اور سپیشل ٹرین سے اوترنے کے وقت پورٹ کمشنر و سارجنٹ بحری پولس منجانب گورنمنٹ انتظام کرنیکو موجود تھے اور اسٹیشن ماسٹر و کل ملازمان ریلوی کو معمول سے زاید فکر و اہتمام اس امر کا تھا کہ حجاج اور اونکا سامان باحتیاط تمام اگنبوٹ پر پہنچ جاے۔ یہہ امر قابل تذکرہ ہے کہ بجز نہایت مختصر سامان کے ریل پر سوار ہوتے وقت کل سامان حجاج کا مال گاڑی میں رکھوا دیا گیا تھا بجز نہایت مختصر سامان کے جو آدمی اپنے ہاتھ سے اوٹھا سکے اور کوئی سامان حاجیوں کو اپنے پاس رکھنے نہیں دیا تا کہ ریل سے اوترنے اور چھوٹے سے اسٹیمر پر اور بڑے اگنبوٹ پر چڑھانے میں دقت نہو۔ اسوجہ سے اپنے سامان کی طرف سے حجاج کو کوئی فکر تھی۔ لیکن چونکہ ان معزز ملازمان گورنمنٹ نے اپنے روبرو جزو کل سامان اسٹیمر پر بار کرایا اسوجہ سے بہت کم نقصان مال کا ہوا۔ قلی اسباب کے اٹھانیوالے سب منجانب گورنمنٹ تھے حاجیونکو کوئی مزدوری نہ دینا پڑا۔

الحاصل یہہ کہ حجاج اسپیشل ٹرین سے اوتار کر قریب ایک بجے دن کے چھوٹے اسٹیمر پر سوار کرائے گئے۔ اور یہہ پہلی منزل مصیبت حجاج کی تھی اگر یہہ سات آٹھ گھنٹے ہمارے سفر میں ہندوستان سے روانہ ہونیسے پیشتر ہمکو پیش نہ آتے تو ہم ضرور کہہ سکتے کہ سفر حج میں کسی قسم کی تکلیف ہم لوگونکو پیش نہیں آئی۔ خلاصہ اس تمہید کا یہہ ہے کہ جسوقت اسپیشل ٹرین سے اوتر کر اسٹیمر پر پہونچے تو وہاں سپاہیان پولس حجاج کے اسطرح منتظر تھے جیسے قید خانہ کی سپاہی قیدیونکے آنے کے منتظر ہوں اور جو شخص اسٹیمر پر آتا تھا اوسکو ڈانٹ ڈپٹ کر اور اگر اسطرح سے قابو میں نہ آیا دھکا دیکر اور دھمکا کر فوراً طوطق میں (اگنبوٹ میں جو طبقہ پانی کے تہ کے اندر اور اسوجہ سے چارون طرف سے بند ہوتا ہے بجز اوپر کی جانب کے اور کسی طرف راستہ ہوا اور روشنی آنیکا نہیں ہوتا اوسکو طوطق کہتے ہیں۔) داخل کر دیتے تھے بہ نسبت زبانی سمجھانیکے زیادہ تر سوئی سے دھمکانے اور آنکھیں نکالتے تھے اور جو کچھ اسباب وغیرہ ہاتھ میں ہوتا تھا اگر ہلکا ہوا تو المراد بہاری ہوا تو فوراً ہاتھ سے چھین لیتے تھے اور دھمکاتے ہوئے چاہ طوطق میں داخل کرتے تھے گویا کہ حج کو جانا کوئی بڑا بھاری جرم گورنمنٹ کا ہے۔ غرضکہ جب اسطرح بے بسی کے ساتھ آدمی قعر طوطق میں پہنچا تو وہاں ایک صاحب بہادر فوجی وردی پہنے نہایت درجہ تیوری چڑھائے ہوئے ہاتھ میں موٹا سا اور لانبا سا ڈنڈا لئے ہوئے منتظر کھڑے ہوئے ہیں صورت دیکھتے ہی للکار کر کہا "اک دم پیچھے جاؤ" اگر گھبراہٹ کی وجہ سے آدمی کی سمجھ میں اچھی طرح نہیں آیا تو فوراً ایک دھکا اپنی ڈنڈی سے اوسکی پیٹھ میں دیا کہ آدمی قریب گرنے کے ہو گیا۔

اور پانچ سات پولیسمینوں کو اشارہ کیا جو دیکھتے ہوے اوسکو طوفان کے سبب سے اخیر اور تاریک اور گرم حصہ میں پہنچا آئے اور اسطرح سے اوس جگہ میں کہ بمشکل سو ڈیڑھ سو آدمیونکی گنجایش ہوتی چھ سو چونتیس آدمیونکو (جو ہمارے ساتھی حجاج کی تعداد تھی) بھر دیا۔ اور ایک نوع سے کرامت کا کرشمہ دکھایا۔ وہ صاحب جو اسطرح لوگونکو دھکیلتے تھے۔ پولس کے سارجنٹ تھے میرے روبرو دو تین بوڑھے آدمیونکو اسطرح دھکیلا کہ مجھکو اندیشہ ہوا کہ وہ گر کر چوٹ کھاوینگے۔ مگر خدائے تعالےٰ کی خیر گی کسی کو چوٹ نہیں آئی حاجیون کو ان حرکات سے غصہ بھی آتا تھا۔ اور بسقدر کثرت سے حجاج تھے کہ اگر کوئی بپھر اہو جاتا تو پولس والوں سے کچھ بھی نہ ہو سکتا مگر ہر شخص نے صرف بخوف فوت حج دم بخود ہو کر جملہ قسم کی سختیوں کو بکشادہ پیشانی صبر سے اٹھایا۔

مجھکو بہت بڑا افسوس اس امر کا ہوا کہ گورنمنٹ انگریزی جو اسقدر خرچ اور دردسری سے حاجیونکو ہر طرح آرام پہنچانا چاہتی ہے جینا بھر افسرونکی بات سے سخت بدنام ہو رہی ہے اور نا سمجھہ اہل اسلام یہہ خیال کرتے ہیں کہ اصل مقصود گورنمنٹ کا مسلمانونکو مذہبی فرض سے روکنا ہے۔ میں مختلف مواقع پر ہمیشہ حجاج کو سمجھاتا رہتا ہوں کہ یہہ تمہاری محض خام خیالی ہے باوجود مخالفت جو گورنمنٹ نے تمہاری رحمت کے سامان کر رکھے ہیں اور جسطرح حج کی راہ کی سابقہ قدیمی تکلیفیں جنکا بیان طول ہے گورنمنٹ کی توجہ سے بالکل آرام و آسایش سے بدل چکی ہیں وہ میری بیان کی شاہد عادل ہیں۔ جہانتک میں غور کیا ہے اس ابتری کا اصل باعث بیحد کفایت شعاری ہے جو آدمی کہ شکل سے دو تین چھوٹی اسٹیمر و نیز اسکتے اون سب کو ایک میں زبردستی ٹھونسا جاتا ہے یہی وجہ ساری خرابی کی ہے اور اس چھوٹی غلطی سے سخت گورنمنٹ بدنام ہوتی ہے۔ دوسری وجہ جلدی کی ہے میری خیال میں یہہ حاجی شکل سے دو تین روز میں اگنبوٹ پر آرام سوار ہو سکتے کہ جن کو ایک دن میں سوار کرایا جاتا ہے تیسری وجہ یہہ ہے کہ ایسے نازک فرض کے موقع پر کہ جسمیں نیک نامی اور بدنامی گورنمنٹ کی موقوف ہے نام افسر اعلے انگریز مقرر کیے ہیں نہایت تعجب ہے کہ حالانکہ گورنمنٹ بنگال کے پاس اعلے درجہ کے مسلمان افسران موجود ہیں مگر ایسے موقع پر ایک بھی افسر باختیار مسلمان مقرر نہیں کیا جاتا۔ تعجب نہیں ہے کہ یہہ ہتمتی جو چھوٹے درجہ کے انگریز افسر کرتے ہیں اسکا باعث کسی قدر تعصب مذہبی ہو۔ یہی غلطی کسی قدر الہ آباد کے کمپ میں بھی تھی کیونکہ بجائے اسکے کہ کسی مسلمان ڈپٹی کلکٹر کے سپرد انتظام کمپ کا کیا جاتا اور بالائی نگرانی مجسٹریٹ ضلع کے سپرد ہوتی صاحب جائنٹ مجسٹریٹ کے تعلق انتظام کیا گیا تھا۔

ایک اور غلطی حکام متہم نے اس موقع پر یہہ کی تھی کہ عورتوں کو مردونسے علیحدہ کر کے اسٹیمر پر سوار کرایا اور اسکا بھی باعث ہندوستانی عورتوں کی حالت سے ناواقفیت ہے۔ جو کہ بلا مدد مردوں کے کچھہ نہیں کر سکتیں اگر یہہ سب انتظامات سپرد مسلمان حکام کے ہوتے تو ایسی غلطیاں نہ ہوتیں

مینے جب عادت چھوٹے اسٹیمر پر پہنچکر سکنڈ کلاس کا درجہ تلاش کیا۔ مگر وہاں دھی صفر تھا۔ جبکہ سارجنٹ پولیس میری طرف متوجہ ہوئے مینے چٹھی صاحب مجسٹریٹ بہادر علی گڈھ کی پیش کی جسکو دیکھکر دم بخود ہو گئے۔ اور میں اونکی عنایات سے برکران رہا۔ اس موقعہ پر یہہ بیان کرنا ضرور ہے کہ مینے بروقت روانگی اپنے ضلع کے صاحب مجسٹریٹ بہادر سے ایک چٹھی اور ایک سارٹیفکٹ لکھا لیا تھا جسکی وجہ سے آجتک مجھکو نہایت آرام ملا ہے اور ہر مشکل موقع پر کام نکلتا ہے صاحب موصوف نے مجھسے فرمایا تھا کہ انکی وجہ سے تمکو کچھہ تکلیف نہ ہوگی چنانچہ اسوقت تک برابر تصدیق صاحب موصوف کی فرمایشی ہوتی آئی جسکی وجہ سے میں سطر

ملون صابن بہادر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ علی گڈھ کا از حد مشکور و ممنون ہوں۔ اوس سارٹیفکٹ کا ہر جگہ پر یکساں کام آنا اور انگریزی قوم کی بے انتہا اتفاق اور آپس کے اعتبار و اتحاد کا کامل ثبوت ہے جس سے ہم لوگونکو جو دن رات باہمی نا اتفاقیوں کے شکار رہتے ہیں سخت تعجب ہوتا ہے جس قوم کو خدا نے سلطنت بخشی ہے اوسکے ساتھہ ہی چند ایسی صفتیں اوس قوم میں پیدا کر دیتا ہے کہ جنکی وجہ سے وہ دوسری قوموں سے امتیاز و سربلندی

البرامکہ اردو میں سب سے پہلی کتاب ہے جس میں نہایت محنت و تحقیق سے خلیفہ ہارون الرشید عباس اور انکی ناموزر فضل و جعفر برمکی کی تفصیل سوانح عمری لکھی ہے عربی۔ فارسی۔ تاریخ۔ ادب و اخلاق کی مستند کتابوں سے یہہ مجموعہ مرتب کیا گیا ہے علاوہ تفصیلی واقعات مذکورہ بالا ہیرو ز کے سبب زوال برامکہ اور جعفر و عباس و ہمشیرہ خلیفہ ہارون الرشید کی شادی کی غلط واقعہ کی تحقیقات اس کتاب کا خاص موضوع ہے۔ کل کتاب تین حصوں پر ۲۷ جزوین ختم ہوی ہے کاغذ درجہ اعلے تصویر جعفر برمکی مطلا۔ جلد خوب صورت پایدار قیمت عہ

حاصل کرتی ہے سچ ہے دولت ہمہ اتفاق خیزد + بد دولتی از نفاق خیزد + آدم بر سر مطلب الحاصل ان وجوہ گورنمنٹ کے بے انتہا احسانات کا یہہ ایک بہت بڑا دہ بہ انتظام ہے کہ اعلے درجہ کے مسافروں اور عام قسم کے مسافروں کو مدارج میں مطلق فرق نہیں کیا جاتا حالانکہ بزرگونکا قول ہے ع + گر فرق مراتب نکنی زندیقی۔ امید ہے کہ گورنمنٹ آیندہ ضرور اس طرف توجہ فرماویگی

قریب ایکبجے دن کے چھوٹی اسٹیمر روانہ ہو کر قریب پانچ بجے شام کے اگنبوٹ سے پشاور کے قریب پہنچی جو کہ ہم لوگوں کو لیجانیکے واسطے منتظر کھڑا تھا۔ حاجی لوگ جو کہ چھوٹی اسٹیمر کی زحمت اور گرمی سے بے انتہا گھبرا رہے تھے کیا کہنا ہے گر پولیس نے بمشکل تمام انتظام کیا ورنہ دو چار جانونکا تلف ہو جانا اور دس پانچ کی بات پانو لوٹنا کچھہ بعید نہ تھا

سفیدی چشم کا مجرب اور حکمی علاج

مکرم معظم جناب اڈیٹر اخبار وکیل امرتسر سلامت! تسلیم جناب کو معزز خریدار مطبوعہ ۴ اپریل میں ایک صاحب نے جو یہہ استفسار فرمایا ہے کہ میری ایک دوست کی آنکھہ کی پتلی پر خفیف سی سفیدی پیدا ہو گئی ہے اور مجھکو ضعف بصارت کی شکایت ہے۔ اور ساتھہ ہی درخواست کی ہے کہ اگر ناظرین وکیل میں سے کوی حضرت واقف ہوں تو وہ بذریعہ اخبار اپنے معلومات سے مطلع فرما کر افادہ عوام کا باعث ہوں۔

پس میں اب معزز مستفسر صاحب کے لئے ایک مجرب علاج سفیدی چشم تحریر کرتا ہوں۔ اور ساتھہ ہی اس امر کے اظہار کا بھی خواہشمند ہوں کہ ان ادویات سے اتفاق نہ فرمائیں تو وہ بذریعہ خط کہ اس نسخہ کے متعلق راقم سے پوری طور پر اپنی تشفی فرما سکتے ہیں کیونکہ راقم کے تجربہ میں یہہ نسخہ بہت دفعہ آچکا ہے۔ یہہ سرمہ گئی ہوی بینائی کو پھیر لاتا ہے۔ آنکھہ پر خواہ کیسی ہی سفیدی پڑ گئی ہو ایک ہفتہ کے استعمال چہارم حصہ سفیدی کو بالکل کاٹ ڈالتا ہے۔ نزلہ جالہ پہلی اور ڈھیلہ کو بھی فایدہ پہونچاتا ہے۔

ترکیب تیاری سرمہ ہے گو یہہ سرمہ بالکل آسان اجزا سے مرکب کیا گیا ہے لیکن اسکے فوائد بیشمار ہیں۔ تجربہ ہر اک تصدیق کیلئے نمایان بعد البدل ہے۔ بہلاواں ایکعدد پھٹکری مقدار دو نخود افیون یک نخود لیموں کا تازہ عدد اول بہلاوے کو اچھی طرح سے جلائیں کہ جسمیں مطلق دھواں نہ رہے اور کوئلہ ہو جاوے پھر پھٹکری اور افیون کو ایک مصفا آہنی توی میں رکھیں اور سوختہ بہلاواں بھی مرکب کریں اور پھر اس میں تھوڑا تھوڑا عرق لیموں ڈال کر کسی آہنی دستہ سے خوب باریک پیسیں تا بحدیکہ ہر دو لیموں کا آب اس دوا میں خشک کر دیں۔ بروقت استعمال آب لیموں سے اس دوا کو گھسکر آنکھہ پر لیپ کر دیں اور بروقت لیپ کرنے کے انگلی سے آنکھہ کو ملیں تاکہ دوا اندر داخل ہو کر سفیدی کو کاٹ ڈالے۔ اور گندہ پانی کو خارج کر دے یہہ عمل ایک ہفتہ بوقت شب کرنیسے بالکل آنکھہ کو درست کر دیگا۔ اگر سفیدی آنکھہ میں زیادہ ہو تو زیادہ ایام تلک لیپ کا استعمال کرنا ضروری ہے۔ سرخ مرچ اور گرم اشیاء کا استعمال سے پرہیز کرنا چاہیے۔

ضعف بصارت کیلئے ایک اکسیر صفت سفوف مقوی بصارت راقم کے پاس موجود ہے اگر آپ اسکا تجربہ فرمانا چاہیں تو ایک ہفتہ تلک اسکو ضرور استعمال فرمائیں اگر آپکی بصارت میں نمایاں زیادتی نہ ہو تو جو قیمت مطابق لاگت کے آپ بھیجیں وصول کیجائیگی فوراً آپکی تحریر کے مطابق واپس کر دیجائیگی یہہ ہی شرط اس سفوف کی تصدیق کیلئے کافی ہے۔

حقیقت میں آجکل ضعف بصارت کا عارضہ کثرت سے عوام الناس اور طلباء میں پایا جاتا ہے میرا منشا ہے کہ میں اس مفید سفوف سے پبلک کو فایدہ پہونچاؤں میں نے اس سفوف کی تمام حصہ قیمت مدرسہ صولتیہ مکہ معظمہ کے چندہ کیلئے وقف کر دی ہے تاکہ کسی مفید تجویز میں نیک خیالات سے تمامدہ کرنا بھی نیکی اور سچائی کی حقیقی اور ظاہر امثال اور شہادت ہے اور خدا ہمیں ثمرہ بخشے عطا کرتا ہے۔ میں صفاً عرض کرتا ہوں کہ میں نے اس نسخہ میں بالکل منافعہ کو مدنظر نہیں رکھا بلکہ اصل لاگت پر فقط چہارم حصہ امداد مدرسہ صولتیہ مکہ معظمہ کیلئے کچھہ اضافہ کیا ہے جو حسب ضابطہ ایڈیٹر اخبار وکیل امرتسر میں ارسال کر دیا جایا کریگا قیمت سفوف مقوی بصارت فی تولہ ۱۲ رسات تولہ سفوف سے کم کسی صاحب کو ارسال نہ ہوگا کیونکہ راقم فی خریدار کو مدرسہ صولتیہ کی امداد کیلئے روانہ کیا کریگا اور انکے نام باضابطہ وکیل اخبار میں شایع ہوا کرینگے اور بعد فایدہ اغلب قیاس ہے کہ خریدار اپنی اپنی رائے اس سفوف کی سریع التاثیر ہونے کی بنا اخبار وکیل میں ارسال فرمایا کرینگے تاکہ اور ناظرین کو بھی اس سفوف کی صداقت سے فایدہ حاصل کرنیکا موقعہ ملے۔ زیادہ آداب محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔

راقم خادم الحکماء حکیم الٰہی بخش ناصر لکھنوی
مقیم جالندھر محلہ قرار خان

ہندوستان کی خبریں

جبلپور لائن پر ۴ مارچ کو سپیشل میل ٹرین کی حادثہ کی وجہ آخر یہ معلوم ہوئی ہے کہ جو قلی لائن پر کام کر رہے ہیں انکے میسٹ نے شرارتاً ریل کو اکھاڑ دیا تھا۔ ملزم گرفتار کر لیا گیا ہے۔ قلیوں نے یہ سارا معاملہ ظاہر کیا۔ اسیطرح کا ایک حادثہ پانچ برس گذر رہا ہوا تھا۔ جسکے ترکیب معلوم نہیں ہوئی تھی۔ لیکن لائن کے انجنیروں کو شبہ ہو گیا تھا کہ یہ شرارت غالباً قلیوں کی ہے۔ کوئی خارجی ملزم نہ تھا۔ اسی شبہ کی وجہ سے اس حادثہ میں پہلے انہی آدمیوں کے متعلق تفتیش کیگئی۔ بعد کی خبر ہے کہ میسٹ کا ملزم ہونا محقق نہیں ؛

جزیرہ ماریشس میں جو دو ہندستانی پلٹنیں موجود ہیں۔ انکی خدمات ہمیشہ کیلئے جزیرہ کی مقامی حکومت کو سپرد کر دیگئی ہیں۔ اونکا خرچ خزانہ انگلستان دیا کریگا۔ اور اونکی جگہ باشندگان پنجاب سے دو نئی پلٹنیں تیار کیجائینگی تاکہ ہندوستانی فوج کی جمعیت میں کمی نہ واقع ہو۔

فیروزپور میں فوجی گودام کے ایک گورہ سارجنٹ کو کسی ٹھیکہ دار سے رشوت لیکر ناقص مال قبول کرنیکے جرم میں تنزل کی سزا دیگئی ہے۔ اور اوسے سپاہی کر دیا گیا ہے۔ مگر جرمانہ کی حکم میں ٹھیکہ دار کا نام ظاہر نہیں کیا گیا۔ جس اخفا کو سخت ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا گیا ہے ۔ ؂

پرنس آف ویلز کی بمقام برسلز قتل کے اقدام کنندہ کی گولیوں سے بالکل محفوظ رہنے کی خبر پہونچنے پر نواب وائسراے نے اپنی اور کل ہندوستان کیطرف سے جلالت مآب ملکہ معظمہ کیخدمت میں تار بھیجکر کمال خوشی کا اظہار کیا جسکے جواب میں جناب ممدوحہ نے غایت شکر گذاری کا تار ارسال فرمایا۔ +

پنجاب کے طاعون زدہ علاقہ کے باشندوں کو ڈپٹی کمشنر اور ڈسٹرکٹ جج نے عام اعلان کے ذریعہ سے مطلع کیا تھا کہ اگر کسی نے کوئی نالش دائر کرنی ہو تو بذریعہ ڈاک صدر بھیجدی۔ اور کورٹ فیس بوقت سماعت داخل کر دی۔ ایک شخص نے اسیطرح کیا۔ مگر آمد و رفت کی ممانعت کے ہٹنے پر جب اوسنے عدالتہمن آکر کورٹ فیس داخل کیا۔ اوسوقت تک اوسکا دعویٰ زابد المیعاد ہو چکا تھا۔ اسی بنا پر مقدمہ چیف کورٹ تک پہنچا۔ اور جج اینڈرسن نے مدعی کی برخلاف فیصلہ کیا۔ وجہیہ لکھی کہ اگرچہ مدعی مجبور تھا۔ لیکن ضابطہ دیوانی و قانون رسوم عدالت میں صاف حکم ہے کہ جب تک نالش پر کورٹ فیس نہو۔ وہ داخل شدہ نہیں سمجھی جا سکتی اور کہ ضابطہ ڈاک کی ذریعہ نالش دائر کرنیکی اجازت نہیں دیتا۔ ڈپٹی کمشنر یا ڈسٹرکٹ جج ان ضوابط کو باختیار خود ملتوی یا عارضی طور پر منسوخ نہیں کر سکتے ہیں۔ یہ اختیار صرف کونسل وا ضعان قانون یا گورنمنٹ ہند کو حاصل ہے۔ مدعی کی اس حق تلفی پر جسمیں اوسکا اپنا کچھ قصور نہیں۔ عام افسوس ظاہر کیا جا رہا ہے۔ اور اخبارات زور دے رہے ہیں کہ آیندہ کے لئے کسی ایسے نقص کا احتمال نہ رہنے دیا جائے۔ مگر بحث یہ ہے کہ مدعی اب کس سے اپنا حق طلب کرے۔ کیا گورنمنٹ پر جسکے عمال کے احکام سے اوسے نقصان پہونچا۔ بروئے انصاف مدعی کی دادرسی کرنا اور اوسے سرکاری خزانہ سے زر متدعویہ دلا دینا واجب نہیں ؟ ۔

ہندوستان کا حصہ کثیر اسوقت جیسی سخت و مصیبتوں قحط اور طاعون میں مبتلا ہے۔ ویسی شدید مصائب سے اس صدی میں اوسے پہلے شاید ہی سابقہ پڑا ہو۔ انسانی تدابیر جسقدر ممکن تھیں اونسے کام لیا گیا۔ مگر خدائی آفات کو انسان ٹال سکے اوسکی کیا مجال ہے۔ جسقدر سعی کیگئی۔ نتیجہ برعکس نکلتا رہا حتےٰ کہ یہ مسلم ہو گیا کہ خدا ہی چاہے تو ان دونوں بلاؤں سے مخلصی ہوگی۔ آخری علاج و تدبیر یہی ہے کہ اوسکی بارگاہ میں بعجز و نیاز گریہ و زاری کیجائے۔ سب سے اول ہمعصر پیسہ اخبار نے اپنای ملک کو اس تدبیر سے کام لینیکا مشورہ دیا۔ اور لکھا کہ یکم اپریل کو ہر جگہ مجمع عام میں بخلوص نیت توبہ و استغفار کر کے خالق عالمیان سے التجا کیجائے کہ ان مصائب کو ملک کے سر سے دور فرمائے۔ ملک میں اگر رجوع الی اللہ کی صلاحیت ہوتی تو وہ اتنا عرصہ مبتلاے آلام ہی کیوں رہتا۔ کسی نے اس مشورہ پر عمل نکیا۔ یہ بے توجہی اور مصائب کی روز افزون شدت دیکھکر اب ہمعصر سول ملٹری نیوز لدھیانہ نے مکرر اس تجویز کو پبلک کے سامنے پیش کیا ہے۔ اور تفاءلاً ۲۴ مئی کو جو ملکہ معظمہ کی سالگرہ کا دن ہے۔ عام دعا کے لئے مقرر کئے جانیکا مشورہ دیا ہے۔ اگر نحوست کے دن تھوڑے رہ گئے ہیں۔ اور اوسے سے استعانہ علیگڈھ میں دائر کیا گیا تھا اوسمیں نواب محسن الملک کی کوشش سے فریقین میں مصالحت ہو گئی ہے۔ یہ تصفیہ بعض فضیحتہ پسند معاصرین کو جنہیں اس مقدمہ سے ایک خاصہ مشغلہ ملگیا تھا غالباً سخت ناگوار گذرا ہوگا۔ +

لکھنو کے معطل شدہ کوتوال ٹھاکر گنیش سنگھ اور اسکے دو ماتحت سب انسپکٹروں کو عدالت مجوزہ نے دو مقدمات میں بجرم رشوت ستانی سشن سپرد کر دیا ہے۔ ضلع آگرہ و متھرا کی پولیس کے گرفتار شدہ ڈاکوؤں کے اقبالات سے سخت بدظنی پیدا ہو گئی ہے۔ اور کچھ بعید نہیں کہ اوسکے بعض مامورین سے محکمانہ یا عدالتی طور پر مواخذہ کیا جائے ۔ +

مسٹر آر چی۔ بلڈ فورس مشہور فوجی نامہ نگار (جنے بیلونا کے محاربات کی خبریں بمبئی میں حیرت انگیز پھرتی و دستعدی دکھائی تھی) فوت ہو گیا ہے۔ اسکی کتاب محاربہ روم و روس کا ترجمہ عنقریب دفتر وکیل سے شائع ہونے والا ہے ۔ +

ایضاً ۔ ڈیوک آف نارفاک پوسٹ ماسٹر جنرلی کے عہدہ سے مستعفی ہو گئے ہیں۔ وہ جنوبی افریقہ لڑائی کیلئے جاتے ہیں۔ انگلستان کے اخبارات تنازعہ ڈیلیگوا کے فیصلہ سے خوش نہیں ہوئے ۔ +

برطانیہ کلاں کو پچھلے سال اندازہ سے ۱۸ کروڑ روپیہ زیادہ آمدنی ہوئی۔ ملکہ معظمہ کے پوتہ ڈیوک آف یارک کے ہاں ایک اور لڑکا پیدا ہوا ہے۔ ڈیوک اف آرکایل ترکوں کا مشہور دشمن اور سابق وزیر ہند) بیمار ہے۔ وہ ملکہ معظمہ کا سمدھی ہے ۔ (۴ اپریل) سکوریا نے روس کا مطالبہ مان لیا ہے۔ چینی ڈاکوؤں نے کانٹن کے قریب ایک انگریزی کشتی لوٹ لی ہے۔ اور ملاح کو قید کر لیا ہے۔ ایک انگریزی اگن بوٹ اور ایک تار پیڈو کشتی ادھر کو بھیجی گئی ہے +

ہندوستان و پارلیمنٹ ۔ سر وڈیرن نے تجویز پیش کی کہ یہ دریافت کرنیکے لئے کمیشن مقرر کیجائے کہ ہندوستانی کاشتکار قحط و طاعون کے مقابلہ سے کیوں جلد عاجز ہو جاتے ہیں۔ دوسری تجویز یہ پیش کی کہ خیراتی امداد کے لئے خزانہ انگلستان سے مدد دیجائے۔ سر ہنری فولر سابق وزیر ہند نے ہندوستانیوں کی ساتھ انگلستان کی ہمدردی کی تصدیق کر کے کمیشن کی تقرری کی مخالفت کی۔ البتہ خزانہ سے امداد دئیجانیکی زور سے تائید کی۔ نواب وزیر ہند نے قحط کی شدت و وسعت کو تسلیم اور ہندیوں کی تحمل یا صبوری کی تعریف کر کے کہا کہ خیراتی امداد کے لئے روپیہ دینے کی ضرورت نہیں۔ البتہ گورنمنٹ اسی مسئلہ پر غور کر رہی ہے کہ قحط کے بعد کاشتکاروں کو خرید مویشی وغیرہ کے لئے امداد دیجائے یا نہیں۔ گورنمنٹ توسیع انہار و ریلوے میں برابر ساعی اور رعایا کے لئے مختلف کام اور پیشہ بہم پہونچانے اور صنعتی و حرفتی تعلیم کی اشاعت میں بہ تقید کوشش کرتی رہیگی۔ ہندوستان نے اپنی مصائب کو بہادرانہ و دردمندی سے ہماری مدد کی ہے پس ہمپر واجب ہے کہ ہم اوسکی خوشحالی اور بہبودی کی ہر ممکن بہبودی میں حتی الوسع سعی کریں۔ سر وڈیرن کی تجویز ۵۰ کی مخالفت اور ۷۵ ووٹوں کے تائید سے مسترد ہو گئی ۔ +

گورنمنٹ بنگال نے ڈائرکٹر شعبہ تعلیم بنگال کو ہدایت کی ہے کہ صنعتی اور تجارتی تعلیم کا سلسلہ بھی مدارس میں جاری ہو دو طریقہ کی تعلیم ہوگی ایک تو محض علمی کہ جو لوگ چاہیں اپنی اولاد کو اعلےٰ تعلیم دیں اور ایک معمولی تعلیم کہ لڑکے انٹرنس پاس کر کے اسقدر صنعتی اور تجارتی تعلیم حاصل کر سکیں کہ حصول معاش میں اونکو دقت نہو ابھی چند صنعتی اسکولوں پر کفایت کیجائے گی۔ آیندہ اُمید ہے کہ وسیع کئے جاویں۔ خدا کرے کہ دیگر صوبوں کی گورنمنٹیں بھی اس ضروری تعلیم کیطرف جلد متوجہ ہوں +

کانپور کے زراعتی فارم کو زیادہ مفید بنانیکی کوشش ہو رہی ہے۔ ۱۱ اپریل کو یہاں طاعونی انتظام سے ناراض ہو کر اہالی شہر نے بلوہ کر دیا اور کیمپ کو توڑ پھوڑ کر صاف کر دیا گیا۔ آخر قیام امن کے لئے فوج منگوانی پڑی۔ آٹھ دس آدمی ہلاک ہوئے۔ لفٹنٹ گورنر نینی تال سے کانپور گئے ہیں پانچ کمپنیں قتل ہوئی +

گورنمنٹ ہند نے اعلان شائع کیا ہے کہ جو لوگ سلطنت عثمانیہ کی سیاحت کو جائیں وہ پاسپورٹ

اسلامی خبرین

فہرست زر چندہ جو مدرسہ صولتیہ مکہ معظمہ کیلئے دفتر وکیل میں موصول ہوا

میزان مندرجہ اخبار وکیل مورخہ ۹ اپریل سنہ ۱۰ صفحہ ۵

منشی احمد علی صاحب وکیل عدالت سہسرام۔ ص

منشی احمد خانصاحب ڈپٹی انسپکٹر ٹھلور ۸ر

میزانکل صفحہ ۹۱

بابعالی نے ارض روم، بغداد، مناسطر وحلب وصنعا میں بھی پاسچر طریقہ کے مطابق سگ گزیدگان کے علاج کے لیے ہسپتال کھولے جانے کا حکم صادر کیا ہے۔ تاکہ سگ گزیدگان کو قسطنطنیہ آنیکی تکلیف و جوکہم نہ اٹھانی پڑی۔ ہندوستان میں اسغرض کے لیئے ایک ہسپتال موجود نہیں۔ یورپین مریض پیرس بھیجے جاتے ہیں

ولایت بصرہ میں شکار صدف پر اور موتی نکالنے والوں سے اب تک محصول نہیں لیا جاتا تھا۔ بابعالی نے آیندہ کے لیئے محصول لیئے جانے کی ہدایت کی ہے۔

طرابلس سے بنغاری تک تلغراف لاین قایم کیگئی ہے۔ اور بندر اور تک ٹرمیوی بنانے کا اجارہ دیا گیا ہے۔

سلطان المعظم کے حکم سے اس سال معمول سے زیادہ فارغ التحصیل طلبا تکمیل تعلیم فوجی کے لئے جرمنی بھیجے گئے ہیں۔

مس رکماباٹی جنابائی نے جو خود اعلے تعلیم یافتہ خاتون ہیں ۶ ہزار روپیہ اس غرض سے بمبئی گورنمنٹ کو دیا ہے کہ سنسکرت کی تعلیم کے لیئے ایک وظیفہ قایم کیا جائے۔ آنریبل رائے بہادر لالہ مدن گوپال صاحب بیرسٹرلاء لاہور اپنے خرچ سے دہلی یا ممالک مغربی شمالی کے ایک کہتری لڑکے کو صنعتی تعلیم کے لیئے جاپان بھیجنا چاہتے ہیں۔ سر ولیم رانیگن و پنجاب کے مشہور بیرسٹر ولایت جانے سے پہلے اسلامیہ کالج ویدک کالج اور خالصہ کالج کے کامیاب امیدوار ان بی اے میں سب سے اول رہنے والوں کے لیئے تین تمغے مقرر کر گئے ہیں۔ ایک ہی ہفتہ میں غیر مسلم اقوام کے اسقدر سچے ہمدردان بنی انسان وبہی خواہان قوم کی فیاضی کی خبر مشتہر ہوتی ہے۔ مگر افسوس کسی مسلمان کی فیاضی کی خبر مہینوں میں بھی ایک مرتبہ سننے میں نہیں آتی۔ اور اگر کبھی کوئی مسلمان فیاضی دکھاتا بھی ہے تو قوم کی شامت اعمال سے وہ عموماً یا تو نمایشی قسم کی ہوگی یا قوم کے حق میں الٹی نقصان رسان۔ عاقبتہ سخاوت و فیاضی کا تو گویا نام و نشان ہی مسلمانوں کی قوم سے مٹ گیا ہے۔ الا ماشاء اللہ۔

جہنگ سے ایک صاحب دریافت کرتے ہیں کہ کرزن گزٹ مورخہ ۲۳ مارچ میں سلطنت آسٹریا کے ضمن میں صوبجات بوسینا و ہرزی گووینا کی آبادی ایک کروڑ ۴۵ لاکھ ۳۷ ہزار ۶۵ درج کیگئی ہے۔ کیا یہ درست ہے؟

جواب ان اعداد اور اصل آبادی میں تقریباً صرف ایک صفر کا فرق ہے۔ جو غالباً کاتب نے سہواً ایزاد کر دیا ہوگا[1] سنہ ۱۸۹۵ء کی مردم شماری کے مطابق ان دو صوبوں کی آبادی جو بغرض انتظام ۱۸۷۸ء میں ترکی سے آسٹریا کو دلوا دی گئی تھی ۱۵ لاکھ ۶۸ ہزار ۹۲ ہے۔ ازانجملہ ساڑھے پانچ لاکھ کے قریب مسلمان باقی عیسائی اور کچھ یہودی وغیرہ ہیں

وکیل کو ہفتہ میں دوبار کرنے کی تجویز کے متعلق ایک عنایت فرما حسب ذیل تحریر فرماتے ہیں۔

چند ہفتوں سے اخبار وکیل کی ہفتہ میں دوبار شایع ہونے کے مضامین پڑھ کر دلکو از حد خوشی ہو رہی ہے۔ میرا بدت سے خیال تھا کہ اس مبارک و مینک تجویز کی میں خود تحریک کروں۔ مگر یہ فخر میری قسمت میں نہ تھا۔ خیر اسکا تو چنداں افسوس نہیں بلکہ خوشی ہے کہ مجھسے بھی زیادہ شایقین اخبار ملک میں موجود ہیں جو موقع ملنے پر ایسی نیک و سعید کاموں میں پیشدستی کرتے ہیں تساہل و تغافل نہیں کرتے۔ مگر دیگر عام خریداران اخبار پر جیسے کچھ امید تھی وہ ہرگز پوری نہیں ہوئی۔ بلکہ سخت رنج ہے کہ وہ ایسی خوبصورت تجویز کو سنکر اب تک کیوں خاموش ہیں میری خیال میں اب زیادہ دیر نہیں کرنی چاہیئے۔ بلکہ ایک عام نوٹس بنام جملہ خریداران اخبار وکیل اخبار میں شایع کیا جائے کہ ہر ایک شخص بواسطہ اک اپنی رائے کا اظہار کرے۔ انشاء اللہ ضرور کامیابی ہوگی اگر نصف سے زیادہ خریداران اتفاق رائے کریں تو یکم جولائی سنہ ۱۹۰۰ء سے اخبار جاری کر دیا جاوے اور قیمت بذریعہ ویلوے پیل پہلے پرچہ کے ذریعہ وصول کر لی جایئے۔ اخبار دس صفحہ سے کم ہرگز نہ ہو۔ ایک ہفتہ فارسی اور ایک ہفتہ اردو ہو قیمت ۱۲ لہ روپیہ ہو جمعہ اور منگل کو شایع ہو۔ جمعہ کا پرچہ فارسی ہو۔ تاکہ ایران کو تعطیل کے دن آرام سے پڑھا جاوے ناظرین اخبار کو اسمیں ہزار طرح کے فواید ہونگے۔ فارسی میں قابلیت و لیاقت کو ترقی ہوگی۔ غیر ممالک میں اخبار کی قدر ہوگی۔ اور وہ عزیز و محبوب نظروں سے دیکھا جاویگا خاصکر فارسی پرچہ میں ممالک غیر خصوصاً ایران، ٹرکی، اور افغانستان، مراکو مصر وغیرہ اسلامی ممالک کی خبریں اور مضامین زیادہ ہوں نیز کاغذ کی عمدگی کا بھی لحاظ کیا جاوے۔ اخبار چودھویں صدی راولپنڈی جیسا کاغذ ہو انشاء اللہ تعالیٰ ضرور کامیابی ہوگی۔ اور اب سے دوگنی خریدار پیدا ہونگے۔ میں تو قسمیہ کہتا ہوں کہ جس روز یہ اخبار جاری ہوا دیگر کل اخبار بند کر دونگا اور دوسرا خریدار نئی بھی پیدا کرونگا۔ اور اگر منتظمان اخبار اس سے زیادہ قیمت مقرر فرماوینگے تو وہ بھی بسر و چشم منظور ہے۔ اے ناظرین اخبار آپ ذرا سوچیں سمجھیں غور کریں اور جلدی اس مبارک تجویز کی تکمیل کی جانب متوجہ ہوں۔ اگر یہ بھی نہیں ہو سکتا تو اس قوم سے بصرہ بغداد ریلوے لاین کے بنانے اور مشترکہ سرمایہ کی دوکان کھولنا وغیرہ کی امیدیں رکھنا لاحاصل ہیں۔ خدا نہ کرے مگر مجھے تو اس تجویز میں بھی اس مردہ قوم سے کامیابی کی امید نہیں نظر آتی۔ ہاں اگر کسی مقام پر غلام اور کیکر سنگھ کی کشتی مقرر کرونگے۔ یا کہیں ناچ رنگ کا شغل ہو جاتا یا اندر سبھا کا اکھاڑہ ہوتا تو خواہ گھر میں اوکھ آٹا بھی نہ ہو مگر اول درجہ کی کرسی پر ہماری بھائی صاحب ہی بیٹھی نظر آتے۔ مگر اب یہ خیال نہ ہوگا کہ مقررہ قیمت پر عملہ کی تنخواہ وغیرہ کا خرچ تو علیحدہ رہا قیمت کاغذ و محصول ڈاک کا بھی کچھ کم بوجھ نہیں ہوتا۔ خدا اس قوم کو راہ راست دکھلاوے تاکہ اپنے نفع و نقصان کی تمیز کرے **الراقم** خریدار وکیل از جہنگ۔

سرسید مرحوم کے لیکچروں اور تقریروں کی مجموعہ پر جسے منشی فضل الدین صاحب تاجر کتب قومی لاہور نے شایع کیا ہے۔ شیخ عبدالقادر صاحب بی اے ایل ایل بی مستند مبصر اور فاضل متبحر کا ریویو کے بعد جو پچھلے ہفتہ کے اخبار میں درج ہو چکا ہے۔ اگرچہ کسی مزید ریویو کی احتیاج نہیں رہ گئی۔ تاہم اس ذخیرہ فضل و دانش کی اہمیت اور جو فوائد متنوعہ قوم اوسکے مطالعہ سے حاصل کر سکتی ہے اوسکے لحاظ سے ناظرین وکیل کی خدمت میں ابن بطوطہ کتاب کی مکرر سفارش کرنا کسیطرح نامناسب نہیں ہو سکتا۔ شخصی و قومی اصلاح اور وسایل ترقی کی راہنمائی کے لیئے یہ مجموعہ قوم کے ہر فرد کو مشیر شفیق کا کام دیگا۔ قیمت فی نسخہ ۳ روپیہ ہے۔ منشی صاحب منیجر حمیدیہ ایجنسی امرتسر سے یہ کتاب ملسکتی ہے۔

حاجی محمد اسمعیل خانصاحب کے مضمون بعنوان ہلال و ستارہ کو جسکی غلط منطق بیہودہ استدلال اور مضحکہ خیز وجوہات کو سب سے اول وکیل نے ظاہر کیا تھا پنجاب ایز رور، پیسہ اخبار، دلگداز اور کئی دیگر ممتاز معاصرین نے بھی سخت ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ اور تاریخی قومی و سیاسی ہر پہلو سے حاجی صاحب کی مشورہ کو محققاً بیپایہ میں غلط اور ناموزون ثابت کیا ہے۔ پچھلے ہفتہ اس مشورہ کی لغویت ایک ایسی شہادت سے بھی ثابت ہو گئی ہے جسکے معلوم ہونے پر غالباً حاجی صاحب موصوف بھی اپنی تحریر پر متاسف ہونگے۔ اس شہادت سے اور بھی زیادہ واضح ہو جائیگا

کتاب محاربہ فرانس و پروشیا۔ جرمنی ۱۸۷۰ء اس جنگ میں ۵ لاکھ کے قریب فوج طرفین میدان جنگ میں آئی ۳ لاکھ کے قریب فوج ماری گئی۔ بالآخر نپولین شہنشاہ فرانس معہ اسی ہزار فوج کے گرفتار ہو کر معزول ہوا۔ اور فرانس میں سلطنت جمہوری قایم ہوئی اور پروشیا کے بادشاہ کے بادشاہ کو شہنشاہ جرمنی کا خطاب نصیب ہوا۔ آخر میں ایک ضمیمہ اور مشہور عبرت ناک واقعے ہیں۔ غرضیکہ یہ تاریخی کتاب قابل دید ہے عجیب عبرتناک صحیح تصویر ہے یہ کتاب ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہی ہے۔ ناظرین جلد طلب فرماویں۔ ورنہ طبع دوم کا منتظر رہنا پڑیگا۔ قیمت نہایت کم صرف ۱ عہ علاوہ محصول ڈاک۔ **المشتہر** منیجر اخبار وکیل امرتسر

ارشاد رحمانی فضل یزدانی اس کتاب فیض انتساب میں ملفوظات متبرکہ حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب گنج مرادآبادی مذکور ہیں۔ طالبان راہ سلوک و معتقدان حضرت موصوف کیلئے ایک ملفوظ بمنزلہ ہادی راہنما ہے۔ یہ کتاب بوجہ خوبی مضامین چار مرتبہ چھپکر ہزارہا فروخت ہو چکی ہے (۴ر)

ذکر رحمانی اس کتاب میں سوانحعمری مولینا شاہ فضل الرحمن صاحب و فضیلت روزہ و نماز و استخارہ و عمدہ عمدہ وظایف مطابق ایام ہفتہ کے درج ہیں۔ زیادہ تعریف کرنی لاحاصل ہے۔ آپ منگا کر ملاحظہ فرمایئے قیمت صرف ۲ر **المشتہر** منیجر اخبار وکیل امرتسر

---

[1] سہو کاتب سے وکیل مورخہ ۹ اپریل میں منشی نبی بخش کے نام لکھے گئے۔ دراصل ۱۸۷۵ء تھا۔

ہوجائیگا کہ گورنمنٹ عالیہ ہلال و ستارہ کے نشان کو یہی نہیں کہ بنظر اشتباہ یا نارضگی نہیں دیکھتی۔ بلکہ خود سرکاری حلقوں میں بھی اوسکے مروج ہونے میں کسیطرح کی قباحت نہیں پاتی۔ یکروزہ قیام امرتسر میں نواب وایسرائے فرودگاہ سے دو دفعہ شہر میں تشریف لائے۔ دونو دفعہ اونکی گاڑی کے آگے پیچھے سرکاری فوج کے چند مسلمان سوار اردل میں تھے۔ ان سواروں میں سے ہر ایک کے گھوڑے کی دونو پٹھوں کے بالوں میں ہلال و ستارہ کی نشان دونو طرف بنا ہوئی تھی جو نمایاں طور پر چمک رہی تھی۔ یہ نشان داغ دیکر نہیں بنائے گئے تھے۔ بلکہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ہر مرتبہ سواری کے وقت ٹہپہ یا مہر سے لگائے جاتے ہیں۔ جبکا نقش چند گھنٹوں تک قایم رہتا ہے۔ یہ نشان لفٹنٹ سے لیکر وایسرائے کی معاینہ سے گذر چکے ہیں اور یہہ ظاہر ہے کہ اگر اوکی استعمال میں کسیطرح کی قباحت کا شائبہ تک بھی دیکھا جاتا تو اس امر کی کبھی اجازت نہ دیجاتی۔

غازی عثمان پاشا کی وفات کی خبر یورپ کے اخبارات میں مارچ کی تیسرے ہفتہ کے شروع میں ہی مشتہر ہوگئی تھی۔ لیکن کم از کم اوسوقت تک یہہ بالکل غلط تھی۔ اس ہفتہ کی ولایتی ڈاک میں ۲۳ مارچ تک کے ولایتی و ترکی اخبارات موصول ہوئے ہیں جنمیں غازی موصوف کی نسبت صرف یہہ خبر درج ہے کہ وہ ذیابیطس اور ضیق النفس سے سخت بیمار ہیں اور کہ سلطان المعظم نے انکے معالجہ پر ماہر ترین شاہی ڈاکٹر مقرر فرما رکھے ہیں۔ اس خطرناک علالت کی مصدقہ خبر سے واضح ہوتا ہے کہ شروع اپریل میں غازی ممدوح کی وفات کی جو خبر موصول ہوئی وہ باغلب وجوہ غیر صحیح تھی اور کہ اس مرتبہ فی الواقع غازی عثمان ہی اس جہان ناپایدار سے رخصت ہوئے ہیں۔ اونکی کسی اور ہنام کی وفات مغالطہ کا باعث نہیں ہوئی۔

صوبہ یمن میں فاتح و بدعمل اہلکاروں کی گوشمالی کی کارروائی ابھی تک جاری ہے۔ کمیشن اصلاح نے عزم بالجزم کر لیا ہے کہ اس صوبہ کے سول و انتظامی شعبوں میں ایک بھی کالی بھیڑ باقی نہ رہنے دیجائے۔ یہہ اسی سخت سلوک کا نتیجہ ہے کہ یمن کی اکثر خانہ بدوش قبایل بھی آوارہ گردی چھوڑ کر بالاستقامت ایک جگہہ رہائش پذیر ہوجانے پر مایل ہوگئے ہیں۔

ایک انگریزی اخبار کا نامہ نگار ایشیا کوچک کے قصبہ جزیوتے کے ایک قدیم خاندانی رئیس و حاکم شہر اسحاق بک کی وفات کی خبر تحریر کرتا ہے کہ اس مسلمان سردار کی رحلت سے گو سب باشندگان شہر کو سخت افسوس ہوا ہے لیکن عیسائی آبادی کو بالخصوص بہت صدمہ پہونچا ہے۔ جسپر عوام ایسی مہربانی کرتا تھا جیسے باپ فرزندوں سے۔

افغانی سردار مجید خاں مع رفقا چند ہفتوں کے قیام کے بعد ۱۲ مارچ کو قسطنطنیہ سے شام کو روانہ ہوگیا ہے۔

صوبہ بیروت میں عمال کی سستی سے کئی کروڑ روپیہ کا بقایا محصول اراضی و مکانات کے متعلق لوگوں کے ذمہ ہوگیا ہے۔ اسکی وصولی کیلئے ضلعوار کمیشن مقرر کیگئی ہیں۔ آسودہ حال قیداران سے فی الفور اور زراعت پیشہ جماعتوں سے فصل کے بعد بقایا وصول ہوگا۔

حقی بک ایک ترکی اہلکار نے باب عالی کو لکھا ہے کہ بیشمار شناپ اور نکٹ ایک سے زیادہ مرتبہ استعمال کئے جاتے ہیں جس سے حکومت کو بہت نقصان پہونچ رہا ہے۔ اوسنے ساتھہی اس خرابی کے انسداد کیلئے ایک تجویز پیش کی ہے جسپر صیغہ مال کی اصلاح کی کمیشن غور کر رہی ہے۔ یہ کمیشن بحقیقت اخراجات اور ملازموں کے مشاہرہ کی باقاعدہ ماہوار ادائگی کے مسئلہ پر بڑی توجہ سے غور کرنے کے ساتھہ ہی پچھلے مہینہ سال آیندہ کی بجٹ کی تیاری میں مشغول رہی ترکوں کا مالی سال ۱۳۱۶ھ ۱۴ مارچ کو شروع ہوا۔

شاہ سرویا نے شروع مارچ میں اپنی سالگرہ تخت نشینی کے جلسہ میں بیان کیا کہ یہ خبریں محض بے بنیاد ہیں کہ میں جنگی تیاریاں کر رہا ہے اور جنگ کا ارادہ رکھتی ہے۔ رفعت بک ترکی سفیر متعینہ یونان نے پایہ تخت میں یونان کے ولیعہد اوسکی بیگم شاہی خاندان کے دیگر امرا اکین اور اہالی دربار کو پرتکلف جلسہ رقص و ضیافت میں مدعو کیا۔ یہ جلسہ اس سال کے تمام جلسوں پر جو اتیہنز میں ہوئے سبقت لیگیا۔ رفعت بک کی بیوی ایک یورپین خاتون ہے۔

الور پاشا گورنر سیرا (بک اوفلی) شروع مارچ میں سخت بیمار ہوگئے تھے۔ مگر اب بفضلہ صحتیاب ہوگئے ہیں۔ محاربہ یونان میں پاشائے ممدوح نے نمایاں خدمات کی تھیں اور اوسی کے صلہ میں قسطنطنیہ کے اس اہم قصبہ کے گورنر مقرر کئے گئے تھے۔ جلالت مآب نے کئی مرتبہ عزت بیک سکرٹری کو عیادت کے لئے بھیجا۔

پیرس نمایش کے دوران میں ایک تعلیمی کانفرنس بھی منعقد ہوگی۔ اسکے منتظمین نے مشہور ترکی مصنفہ **فاطمہ علیہ** خانم سے کانفرنس کے لئے اسلامی تعلیم پر مضمون لکھنے کی استدعا کی ہے۔ یہہ بے نظیر خاتون ممتاز ترکی مورخ جودت پاشا سابق وزیر معدلت عامہ کی صاحبزادی ہے۔ ۲۷ ربیع الثانی ۱۲۷۹ھ کو قسطنطنیہ میں پیدا ہوئی تین برس کی تھی کہ والد کی ہمراہ جوہاں کے گورنر مقرر ہوئی حلب گئی۔ دو برس بعد قسطنطنیہ واپس آنے پر پاشا موصوف نے جنکو اوسکی ذہانت خداداد کیوجہہ سے فاطمہ سے نہایت محبت ہوگئی تھی۔ اوسکی تعلیم و تربیت کے لئے متعدد استاد و استانیاں مقرر کین۔ چودہ برس کی عمر میں والد کی ہمراہ یانیہ اور پھر تین برس بعد دمشق گئی۔ اور وہاں عربی زبان کی ادبیات و معانی و عروض و نحو میں کمال حاصل کیا۔ ترکی فرانسیسی۔ عربی اور فارسی میں اعلے درجہ کی قابلیت رکھتی ہے۔ علوم عقلیہ توحید۔ کلام۔ منطق۔ ریاضی۔ ہندسہ۔ و حساب اور موسیقی وغیرہ فنون لطیفہ میں بھی اوسی اعلی دستگاہ حاصل ہے۔ اور سب سے بڑا وصف یہہ ہے کہ یہہ علم و فضل اور معاملات خانہ داری کے انصرام سے غافل یا لاپروا نہیں بنا سکا۔ گرہست کی جھمیلوں میں بھی اوسی تندہی سے مشغول رہتی ہے۔ جیسی کہ دوسری عورتیں۔ حالانکہ اکثر تعلیمیافتہ عورتیں خانہ داری کے فرایض کو وبال سمجھتی ہیں۔ اور اونسے سخت متنفر رہتی ہیں۔ باپ نے اسکے لئے قابلترین ترک۔ عرب۔ ایرانی۔ اور فرنگی استاد مقرر کئے جنکی تعلیم و تربیت سے وہ نہ فقط اپنے طبقہ بلکہ اکثر اہل زمانہ پر فوقیت لیگئی۔ کوئی یورپین علم دوست خاتون قسطنطنیہ جاکر اوسے ملے بغیر واپس نہیں جاتی۔ اس نیک نہاد خاتون کی تالیفات نے اپنے ملک کے لٹریچر میں نئی روح پھونکدی ہے۔ اوسنے اپنے لئے انشا کی ایک خاص طرز جنکی وہ خود ہی موجد ہے اختیار کی۔ اور اسی ایسی عمدگی سے نباہا کہ اسوقت اکثر مصنف اوسکی تقلید کو فخر سمجھتے ہیں سب سے اول اوسنے ایک فرنچ ناول دولانتہ کا ترجمہ کیا اور اوسکا نام مرام رکھا۔ اس ترجمہ کے ساتھہ اوسنے اپنا نام شایع نہ کیا۔ لیکن جب میدان علم و فضل کے ممتاز شہسواروں بالخصوص علامہ فاضل احمد مدحت آفندی ایڈیٹر اخبار جہان حقیقت نے اس ترجمہ کی بہت صفت و تنکار کے مترجمہ کا حوصلہ بڑہایا تو فاطمہ علیہ نے دیگر تالیفات و تحریرات میں اپنا نام دنیا شروع کر دیا۔ اسنے اوسکا نام تمام دنیا میں مشہور ہوگیا۔ اور کئی یورپین خاتونیں صرف اوسی کی ملاقات کے لئے قسطنطنیہ گئیں۔ ان میں سے تین کے ساتھہ اوسکا دلچسپ مکالمہ ہوا جسے خاتون موصوفہ نے ترجمان حقیقت میں آٹھہ برس ہوئے نساء الاسلام کے عنوان سے شایع کیا۔ اس مضمون کا ترجمہ اوسی دنوں ثمرات الفنون نے ترکی سے عربی میں کیا۔ اور پھر کچھہ عرصہ بعد فرنچ اور انگریزی میں بھی ہوگیا۔ اسکے بعد اوسکی کئی تصنیفیں اور ترجمے شایع ہوچکے ہیں اور اکثر روزانہ اخبارات بالخصوص رسالہ "خانملر" مخصوص عزتہ ایں جو عورتوں کی مطالعہ

اشتہار

نارتھہ ویسٹرن ریلوے

(وزیرآباد لایل پور ریلوی کی حصہ ٹوبہ ٹیک سنگھہ و خانیوال کا افتتاح)

بشرط منظوری گورنمنٹ ہند و زیرآباد لایل پور ریلوی کی حصہ ٹوبہ ٹیک سنگھہ و خانیوال کی مندرجہ ذیل سٹیشن مویشی اور سامان گاڑیوں کے سوائے مسافران اور مال و اسباب کی ہر قسم کی ٹریفک اور باربرداری کی لئے ۱۵ اپریل سنہ ۱۹۰۰ء سے کھل جائیگی

(نام اسٹیشنوں کے) چوٹیانہ۔ شورکوٹ روڈ۔ درکھانہ۔ عبدالحکیم۔ محمود۔ پور۔ پاہوران۔

ٹرینوں کے اوقات حسب ذیل ہونگے

ڈاؤن		بجے	منٹ	اپ		بجے	منٹ
ٹوبہ ٹیک سنگھہ	آمد	۱۰	۰	ملتان چھاؤنی	آمد	۶	۴۰
	روانگی	۱۰	۱۴		روانگی	۷	۰
خانیوال اتصال	آمد	۱۵	۳۶	خانیوال اتصال	آمد	۸	۱۷
	روانگی	۱۵	۴۷		روانگی	۸	۲۸
ملتان چھاؤنی	آمد	۱۷	۲۵	ٹوبہ ٹیک سنگھہ	آمد	۱۳	۵۱
					روانگی	۱۴	۵

کرایہ و شرح محصول سامان سٹیشن ماسٹران سے دریافت کیا جائے۔

(دستخط) ایف۔ جیکب صاحب بہادر۔ ٹریفک سپرنٹنڈنٹ

لاہور موضہ ۱۰ اپریل سنہ ۱۹۰۰ء

(دستخط) ایف۔ جیکب صاحب بہادر۔ ٹریفک سپرنٹنڈنٹ

لاہور موضہ ۱۰ اپریل سنہ ۱۹۰۰ء

ہمعات مصنفہ شیخ الاسلام حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی جسمیں نسبت الی اللہ کا بیان اس خوبی سے کیا گیا ہے جسکے دیکھنے سے نورانیت اور طریقت کی بہت سی مالاینحل عقدے حل ہوجاتے ہیں۔ طالبان حق کے لیے یہہ کتاب نہایت کارآمد اور مفید ہے قیمت ۴ر

مواعظ حسنہ سورہ والعصر کی ایک نہایت بسیط اور جامع تفسیر زبان اردو جسمیں طرز معاشرت و اخلاق محمدی عقاید و ضروری احکام دینی بالکل عام فہم عبارت میں لکھے گئے ہیں مولفہ فاضل علامہ کشف رموز کتاب اللہ مولانا سید محمد شاہ صاحب محدث رامپوری ر المشتہر منیجر وکیل امرتسر

کے لیے چھپتا ہے۔ اوسکے مضامین عموماً شایع ہوتے رہتے ہیں۔ سفرنامہ ابن بطوطہ کا عربی سے ترکی میں ترجمہ اسی خاتون نے کیا ہے اوسکے اور نخیل ناول "محاضرت" اور "عودی" کی بہت ہی تعریف کیجاتی ہے۔ احمد حمت آفندی نے صرف اس یگانہ روزگار اور اسلامی دنیا کے لیے "یہ فخر دنیا خاتون کے حالات ایک ضخیم کتاب کی صورت میں بزبان ترکی شایع کئے ہیں مگر یہ مختصر حالات کتاب در المنثور سے اخذ کئے گئے ہیں جسمیں تمام مشہور مسلمان مخدرات کی سوانح عمری اور مختصر تاریخ دیگئی ہے۔

ماسٹر انبا پرشاد صاحب صوفی نے ناظرین کو یاد ہوگا پچھلے سال چند مہینوں کے لیے اپنی معمولی دریادلی و فیاض منشی اور سچی انسانی ہمدردی سے کام لیکر اپنے اخبار **جامع العلوم** کو ایسے نئے خریداروں کے لیے جو مدرسہ صولتیہ مکہ معظمہ یا ہند و کالج بنارس یا کسی اور خیراتی کام کے لیے عہ روپیہ چندہ دیں۔ اخبار کی قیمت للمہ سالانہ میں سے اور ایک روپیہ کم کرکے صرف عا میں سال بھر کے لیے اخبار دینے کا اعلان کیا تھا۔ اب صوفی صاحب ممدوح نے اس رعایت کی میعاد ہی غیر معین وقت تک نہیں بڑھا دی بلکہ ایک کتاب بھی بطور انعام دینے کا مشاہدہ کیا ہے امید ہے کہ تمام معاصرین اپنی ہمعصری کی اس قابل تعریف عالی حوصلگی کو ضرور نظر پسندیدگی دیکھینگے۔ اور انبائے ملک کو اس رعایت سے فایدہ اٹھانے کی ترغیب دینے سے دریغ نہیں کرینگے۔ صوفی صاحب موصوف اسکے متعلق حسب ذیل تحریر فرماتے ہیں۔ "وہ در دنیا ستر در آخرت۔ جامع العلوم کا نئی سے سال شروع ہوگا۔ جدید خریداروں کو بشرطیکہ وہ عہ روپیہ معرفت اخبار **وکیل** مدرسہ صولتیہ مکہ معظمہ کو بطور امداد دیں ۸ر قیمت کی کتاب بحر در قطرہ نامی جو سمیر یزم کی اول درجہ کی دستور العمل ہے بطور انعام دیجائیگی۔ گویا تین روپیہ میں سے مجھے عہ سالانہ ہی وصول ہوگا۔ میں دو روپیہ کے ویلیو میں کتاب مذکورہ بھیجکر دام وصول کرلونگا۔ **المشتہر** صوفی انبا پرشاد ایڈیٹر جامع العلوم مراد آباد۔

روس و افغانستان جنوبی روس کی بندرگاہ اوڈیسہ سے وسط مارچ میں ایک نامہ نگار نے تحریر کیا روس دار الخلافہ کے سرکاری حلقوں میں ان خبروں سے بہت تشویش پھیل رہی ہے کہ ہندوستان کی گورنمنٹ امیر صاحب کے ساتھ ملکر بطور پیش بندی نہایت اہم انتظام و تدارک کر رہی ہے کہ اگر روس افغانی علاقہ پر حملہ کرے تو اوسکی بخوبی خاطر تواضع کیجا سکے یہہ تشویش اس حد تک بڑھگئی ہے کہ پچھلے ہفتہ اس مضمون کی افواہیں مشہور ہوگئیں کہ روسی حکومت انگلستان سے ان فوجی تیاریوں کی کیفیت طلب کریگا ارادہ رکھتی ہے معمولی حالات میں روس اگر چاہتا تو بلاشبہ ایسی کیفیت طلب کرسکتا تھا لیکن کوشک میں کثیر التعداد فوج جمع کردینے سے وہ اس استحقاق کو اب ساقط کرچکا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ انگلستان نے روس سے ممکن سے ممکن احتیاط اور رازداری کے ساتھہ افغانی سرحد پر ایک پورا جیش جمع کرنیکے متعلق کوئی کیفیت نہیں طلب کی۔ ایسی صورت میں وہ کس منہ سے کوئی باز پرس کرسکتا ہے لیکن گورنمنٹ انگلشیہ کی خاموشی سے یہہ نہ سمجھہ لیا جائے کہ وہ غافل ہے۔ وہ پوری پوری ہوشیار ہے۔ اور گو اوسنے کوئی اعتراض نہیں کیا۔ مگر ہر ضرورت کے لئے پہلے ہی ہر قسم کا انتظام کرچکی ہے۔ پاؤنیر لکھتا ہے کہ کوشک میں صرف تین ہزار روسی فوج ہے۔

قسطنطنیہ کے اسلامی محلوں اور مساجد یا اسلامی قبرستان کے قریب جو اریں باشندوں کی دینی اخلاق کے لئے شراب خانے کھولنے کی ممانعت ہے۔ لیکن ابتک اس ممانعت کی تعمیل بہ تقید نہیں کرائی جاتی تھی۔ اور کئی شراب خانے ایسے موقعوں پر موجود تھے۔ اب ان سب کو یکقلم بند کردینے کا حکم دیا گیا ہے۔ اور قومی قرضہ کی منتظم کونسل سے درخواست کیگئی ہے کہ آیندہ وہ ایسے محلوں میں شرابخانہ کھولنے کی سند کسی کو نہ دی۔

اناطولین ریلوے نے بالعالی کی درخواست پر زرعی پیداوار کے کرایہ کی شرح میں تخفیف کردی ہے۔ قونیہ سے حیدر پاشا (من مضافات قسطنطنہ) تک ۵ من بوجھہ اٹھانیوالے چھکڑہ کا کرایہ ۱۰ پونڈ ترکی اور انگورہ سے حیدر پاشا تک ۱۴½ پونڈ ترکی لیا جاتا تھا۔ اب علے الترتیب ۱۵ اور ۱۲½ پونڈ کردیا گیا ہے۔

نماز اربعہ اسلامی نماز کے احکام اور مذاہب اربعہ (اسلام عیسائی۔ آریہ۔ برہمو اور ہندو) کی تلمذور کا مقابلہ اس خوبی سے کیا گیا ہے کہ اپنی طرز کا نمبر اول ہے قیمت فی جلد ۴ر

بحث تناسخ تناسخ اور مادہ کے ابطال میں کافی ہے اسکے ہوتے ہوئے دوسری کسی رسالہ اس مضمون کی حاجت نہیں ڈی کا عذر۔ ۴ر **المشتہر** میسر اخبار وکیل المرتسم

یہہ لائن قسطنطنیہ کے ایشیائی مضافات سکودار کے محلہ حیدر پاشا سے شروع ہوکر ۳۶ میل لمبی انگورہ تک جاتی ہے۔ اسکی شہر اس لائن کا تقریباً درمیانی سٹیشن ہے۔ یہاں سے ایک اور شاخ اس لائن کی قونیہ کو جاتی ہے جسکا طول ۱۰۸ میل ہے۔ قونیہ انگورہ سے عین بجانب جنوب ڈیڑھ سو میل کے فاصلہ پر ہے۔ بغداد و بصرہ کی طرف اسکی شہر و قونیہ لائن ہی بڑھائی جائیگی۔ بقول ولایتی اخبارات روس نے تعمیر ریلوے کے متعلق اپنے مطالبات کو بہت کم کرکے اب یہہ شرط پیش کی ہے کہ "بحیرہ اسود کے طاس" میں جسکی کوئی تشریح و تعیین نہیں کیگئی۔ ترکی روس کے سوا کسی اجنبی کو تعمیر ریلوے کا اجارہ نہ دے۔ اگر ترکی اپنے روپیہ سے کوئی لائن اس "غیر معین" علاقہ میں بنانا چاہے تو پہلے روس سے چند معاملات متعلقہ پر گفتگو کرلے اسکے معاوضہ میں روس یہہ مدد کریگا کہ اگر ترکی کے پاس روپیہ نہ ہو تو روس زر مطلوبہ قرض دیدیگا۔ کہا جاتا ہے کہ اس شرط کی عدم منظوری کی صورت میں تاوان جنگ کی اقساط کے بقایا اور ارمن مفرورین کی واپسی کی دھمکی دیگئی۔ اور ساتھہ ہی جتایا گیا کہ جنوبی روس اور علاقہ قافقاز میں اوسکی فوجیں مشیقدمی کے لیے ہر طرح سے تیار ہیں جسکے جوابمیں ترکی وزراء نے روسی سفیر کو کہا کہ کیا اس مطالبہ کا دوسرے لفظوں میں یہہ مدعا نہیں کہ روس کل ترکی یا کم از کم ایشیائے کوچک کو اپنا ماتحت علاقہ بنانا چاہتا ہے؟ بیان کیا جاتا ہے کہ تازہ ترین ولایتی ڈاک کی روانگی تک روسی سفیر نے اس موزون سوال کا کچھہ جواب نہ دیا تھا۔ لیکن اسکے ساتھہ ہی یہہ مشتہر کیا گیا۔ کہ سلطان المعظم نے اصولاً روسی مطالبہ کو تسلیم کرلیا ہے۔ جسکی صداقت پر حمیدیہ سیاست کے جاننے والوں کو کبھی اعتبار نہیں ہوسکتا۔

سلطنت عثمانیہ میں ایک جرمن مصنف کے قول کے مطابق سلطان عبدالحمید کے عہد میں تعلیم کو اسقدر فروغ ہوا ہے کہ اسوقت ۹۸ فیصدی بچے مدرسوں میں تعلیم پا رہے ہیں۔ سررشتہ تعلیم نے مارچ میں ۲۷ ہزار قرآن مجید غریب طلباء میں مفت تقسیم کئے جانیکے لئے ولایات شاہانہ کے مکاتب کو ارسال کئے۔

قبرس کی گورنمنٹ نے پچھلے سال ایک مجموعہ تعزیرات و ضابطہ فوجداری میں چند ترمیمیں تجویز کی تھیں جنکو مجلس کے عیسائی و مسلمان دونوں مذاہب کے ممبروں نے نامنظور کیا تھا۔ گورنر جنرل نے اب پھر یہہ ترمیمیں پیش کی ہیں وہاں کے اخبار سخت ناراضگی ظاہر کر رہے ہیں۔ حاصل بلاد اسطہ کی سختی اور کاشتکاراں کی خستہ حالی سے متاثر ہوکر مقامی حکومت انگلستان کی طرح اس جزیرہ میں بھی بلاد اسطہ کی بجائے بالواسطہ محاصل لگانیکے طریقہ کو اختیار کرنیکا ارادہ کر رہی ہے۔ مالیہ اراضی محاصل بلاواسطہ کی شق میں اور محصول نمک یا محصول پرمٹ وچونگی محاصل بالواسطہ کی شق میں داخل ہیں۔ خدا کرے گورنمنٹ ہند کا بھی کبھی ایسا ارادہ ہو جائے اور کروڑوں زراعت پیشہ جو بالواسطہ محاصل میں بھی بحصہ رسدی برابر شریک ہیں۔ بلاواسطہ محاصل کے بارگران سے مخلصی پا جائیں۔ حضرت سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مزار قبرس میں ہے۔ وہ کسیقدر رمرمت طلب ہو رہا ہے۔ جلالت مآب سلطان المعظم نے اوسکی درستی کے لئے آٹھہ ہزار روپیہ جیب خاص سے ارسال کیا ہے۔

مالی اصلاح کی کمیشن مزروعہ اراضی پر عشر کی بجائے نقد معاملہ تشخیص کرنیکے مسئلہ پر بھی غور کر رہی ہے سررشتہ سلطنت کے چند صوبوں میں امتحاناً اس تجویز پر عمل کئے جانیکا فیصلہ کیا گیا ہے۔ جلالت مآب کے حکم سے زراعت تجارت و صناعت کی موجودہ حالت کو دریافت اور اوسکی ترقی کے وسائل پر غور کرنیکے لئے ایک خاص کمیشن مقرر کیگئی ہے جو تمام صوبوں میں دورہ کریگی۔ بقول اقدام کمیشن اصلاح نے آمدنی کے چند جدید ذرایع معلوم کئے ہیں جنسے تخمیناً ایک کروڑ روپیہ سالانہ کی آمدنی ہوگی۔ کمیشن نے شراب موی بتیوں اور کئی دیگر اشیاء پر محصول بڑھا دینے کی بھی صلاح دی ہے۔ یمن میں اسوقت آسٹریا کا مکہ مسمی یا مریا تھریسا کے عہد کے ڈالر مالیتی ساٹھہ لاکھہ روپیہ ایچ ہیں۔ کمیشن نے ان ڈالروں کی واپسی کی صلاح دی ہے کیونکہ مالی خسارہ کے علاوہ پولیٹکل وجوہات سے بھی ترکی سکہ کا عدم رواج نامناسب سمجھا گیا ہے۔ یہہ تجویز منظوری کے لئے ہمایوں میں بھیجی گئی ہے جہانسے منظوری حاصل ہونے تک یمن کے حکام کو لکھا گیا ہے کہ سوا نوقرش فی ڈالر کے حساب سے ان ڈالروں کو لینا شروع کردیں۔ قومی قرضہ کی منتظمہ کونسل نے یمن کے صدر مقام صنعا میں شاخ کھولدی ہے۔ اس کونسل کو جسکو قرضہ کے سود کی ادائگی اور تندیہ بیبانی کیلئے آمدنی کی کمی مدیں

تار کی خبریں

محاربہ ٹرانسوال - ۱۲ - مارچ کے معرکہ فورس سپورٹ کے بعد جسمیں ہماری سات توپیں معہ سامان سد دشمن نے چھین لی تھیں میدان جنگ کے ہر حصہ میں پھر مستعدی کا دور دورہ شروع ہوگیا ہے اور کئی موقعوں پر سخت معرکہ آرائیاں ہوچکی ہیں - نٹال سے بھی اس ہفتہ کئی مہینوں کی خاموشی کے بعد فریقین میں مقابلہ ہونیکی خبر ملی ہے جسمیں یہہ نہیں بتایا گیا کہ پیشقدمی آیا بوئیروں نے کی یا انگریزی فوج نے - مگر ایک اور خبر سے معلوم ہورہا ہے کہ سبقدستی کرنے والے غالباً بوئیر تھے - ناظرین کو معلوم ہے کہ بوئیر لیڈی سمیتھ کا محاصرہ اٹھا دینے کے بعد فری سٹیٹ کے مشرقی درون اور نٹال کے شمالی علاقہ کو جو شلث کی شکل ہی ہٹ گئی تھے - اور انگریزی فوج کی طرف سب سے قریبی مورچہ قصبہ ایلانڈز لاگیٹ سے چند میل بجانب شمال قائم کیا تھا - یہہ مقابلہ اسی مورچہ کے قریب ہوا ہے - اور خبر ہے کہ بوئروں کی کئی جماعتیں ایلانڈز لاگیٹ کے جنوب میں بھی دکھائی دی ہیں - فری سٹیٹ کے جنوب مشرقی حصہ اور بلوم فونٹین کے ارد گرد کے علاقہ میں بھی اوس سے تیس تیس چالیس چالیس میل کے فاصلہ پر بوئر دستے یکبارگی پھر جمع ہوگئے ہیں - اور ریاست کی اطاعت مان لینے والے باشندوں میں سے بھی اکثر بدعہدی کرکے برسر مقابلہ ہوگئے ہیں - بوئروں کی اس مستعدی کا یہ نتیجہ ہوا ہے کہ فری سٹیٹ کی جنوبی سرحد پر وہ کئی شہروں پر مکرر قابض ہوگئے ہیں - اور اس نواح میں فقط دو اہم مقام انگریزی فوج کے تصرف میں رہگئے ہیں - اس علاقہ میں بوئر فوجکی تعداد اختلاف روایت ۶ - ۷ ہزار سے زیادہ نہیں - اور عام خیال ہے کہ لارڈ رابرٹس کی فوج نئے گھوڑوں کے پہونچ جانے اور موجودہ گھوڑوں میں چند ہفتوں کے آرام سے طاقت عود کر آنیسے جب یہ جمعیت کثیر نقل و حرکت کرنیکی قابل ہوگئی تو وہ بلوم فونٹین سے مشرق کیطرف بڑھکر ان بوئروں کے لئے واپسی کا راستہ روک دینگی - اور اسوقت انگریزی فوجکے اور دستے نٹال (یعنے مشرق) اور جنوب و مغرب سے بڑھکر مخالف کو چاروں طرف سے گھیر لینگے - جس سے اوسکی اطاعت مان لینے کے سوا کسیطرح مخلصی نہیں ہوسکیگی - بہرحال بوئیروں نے اپنی تازہ ترین کارروائیوں سے ثابت کردیا ہے کہ اونکے حوصلے ابھی بدستور قائم ہیں اور اگرچہ یہ یقینی امر ہے کہ وہ بالآخر مغلوب ہوجائینگے - لیکن بہت نقصان پہنچاکر - یہ فکنگ ابھی تک محصور ہے - آٹھویں ڈویژن کو جو ولایت سے چلا آرہا ہے پہلے اس مقام کو مخلصی دلانیکے لئے کمبرلی میں جمع کرنیکا منشاء تھا - مگر بوئروں کی جدید نقل و حرکت کیوجہ سے اب وہ بلوم فونٹین کے جنوب میں بمقام سپرنگ فونٹین جمع ہوگا - لارڈ رابرٹس نے فوج سواران کو از سر نو مختلف حصوں میں منقسم کیا ہے - اور اپنے ماتحت اعلے کمانڈروں میں بھی بہت کچھ تغیر و تبدل کیا ہے -

دول یورپ سے ہماری تعلقات بدستور مخلصانہ ہیں اور کسی حکومت نے اپنی انداز سے یہ ظاہر نہیں ہونے دیا کہ وہ اب یا بزمانہ آئندہ کسیوقت مداخلت کا ارادہ رکھتی ہے - البتہ روسی اخبارات کا لہجہ بلا استثناء دن بدن زیادہ معاندانہ ہوتا چلا جارہا ہے - اور کوئی بری صفت نہیں جسے وہ انگلستان کیطرف منسوب نکر رہے ہوں - سب سے لطیف اور دلچسپ طعن بدعہدی سفاکی اور منافقت کا ہے - ان غریب ہائے مسکین کو بوئروں کی آبادی پر حملہ ہونے کا سخت رنج ہے - مگر کیا وہ اپنی سلطنت کی تاریخ اور ان البیانہ سفاکیوں کو جنکا پولینڈ - کریمیا - کوہ قاف ترکستان - ماوراء النہر - اور فنلنڈ - و محاربات ٹرکی میں ارتکاب کیا گیا بالکل بھول گئی ہیں - اور کیا وہ انکے مقابلہ پر ایک بھی ایسی ہی نظیر انگلستان کی کسی سفاکی یا بدعہدی کی پیش کرسکتے ہیں - یہ اخبارات ہندوستان کے سرحدی معاملات کی نسبت بھی عجیب مضحکہ خیز تحریریں اور نک بندیاں شائع کررہے ہیں - ایک ہمدان روسی کو ابھی یہہ راز معلوم ہونے پر جامہ میں پھولا نہیں سماتا کہ ہندوستان میں جو سینکڑوں چھوٹے چھوٹے رسالے اوسکی برخلاف رعایا میں تقسیم کئے جارہے ہیں اونکے مصنف لارڈ کرزن ہیں !!! یہی ایک فقرہ اس امر کی کافی شہادت ہے کہ روسی اخبارات کذب و افتراء اور افسانہ آخرینی میں بلاشبہ نظیر نہیں رکھتے - یہ سب متفق الرائے ہوکر یورپ سے استدعا کررہے ہیں کہ وہ بوئروں کی آزادی کو سلب نہونے دے - اور اگر ممالک یورپ کی گورنمنٹیں اس کارثواب کا بیڑہ نہ اٹھائیں تو باشندگان یورپ ہمت کریں - اور انگریزوں سے میل ملاپ - تجارت اور بیوپار قطعاً ترک کرکے انکو بوئروں سے صلح کرلینے پر مجبور کریں - مگر ان ناصحان مشفق کی ہمدردی کی کنہ اور اصل غایت سبکو معلوم ہے - وہ دنیا کو بیوقوف بنانا چاہتے ہیں - لیکن اس کوشش سے وہ اپنی حماقت اور دیوانگی کو ظاہر کررہے ہیں - انہی خبطیوں میں سے بعض کا خیال ہے کہ پیرس کی نمائش کا بہروس و فرانس متفقہ کارروائی کرینگے - نمائش مذکور کا افتتاح ۱۴ - اپریل کو ہوگیا ہے - وہ قائم تو کئی مہینے رہیگی - مگر زیادہ زور شور صرف پہلے دو تین مہینوں تک رہیگا - انکے گذر جانے کے بعد بھی اگر فرانس کا یہی انداز رہا تو ہماری "تین دستوں" کی آخری امید کا خاتمہ بالخیر ہوجائیگا - اور اوسوقت اونکو بمنزلہ حق الیقین ثابت ہوجائیگا کہ انگلستان کی طاقت ہی فی الواقع ایسی زبردست ہے کہ کوئی رقیب اوسکے کسی معاملہ میں دراندازی کی جراءت نہیں کرسکتا - (اس ہفتہ کی تار خبریں حسب ذیل ہیں) +

لنڈن - ۶ - اپریل - فری سٹیٹ کی پارلیمنٹ کو پریسیڈنٹ نے ایک امید بھری تقریر کرکے غیر معین عرصہ کے لئے ملتوی کردیا ہے - مسٹر رہوڈس انگلستان پہونچگیا ہے - بلوم فونٹین سے ۵ مرکو خبر بھیجی گئی کہ بمقام بشمین کوپ ۴ مرکو خفیف مقابلہ ہوا - بوئر جنوب کو ہٹ گئے - لارڈ میتھوان بوشوف سے تار دیتے ہیں :- ۵ مرکو جنرل ولی بومرول اور ایک بوئر دستہ کو گھیر لیا - ایک دشمن نہ بھاگ سکا - ولی بورفرنچ کرنیل) اور سات بوئر قتل - ۸ - زخمی اور ۵۱ - اسیر ہوئے - لارڈ رابرٹس نے ۵ - اپریل کو تار دیا :- خیال ہے کہ بوئیروں نے بتھانی سٹیشن سے بجانب شرق بمقام رڈرسبرگ ہماری تین پیدل اور دو گھوڑچرہی کمپنیاں پکڑلی ہیں - وہ کثیر التعداد دشمن کو گھیری میں آگئیں - ۳ مرکی دوپہر سے ۴ - کی صبح تک مردانہ مقابلہ کیا - جسکے بعد وہ بالضرور پکڑی گئی ہونگی - بینے جنرل گاٹکر کو ادہر بھیجا - مگر کمپنیوں کا کوئی سراغ نملا - بوئیروں کے متفرق دستے بلوم فونٹین کے ارد گرد منڈلا رہے ہیں - جنرل کلیمنٹس کی ڈویژن نے جسمیں ۶ ہزار آدمی ہیں ۴ مرکو بلوم فونٹین کی پاس سے گذر کر شہر سے پانچ میل کے فاصلہ پر عارضی طور سے قیام کیا - (جنرل موصوف جنوب کیطرف سے گئے ہیں دکیل) مسٹر سٹین پریسیڈنٹ فری سٹیٹ کا سپہ سالار ہی مقرر ہوا ہے - کیپ ٹون سے دو دن کی مسافت کے فاصلہ پر ایک جہاز مسافران فوجی جہاز سے ٹکر کر غرق ہوگیا - کل مسافر ۱۱۲ تھے - جو سب بچائے گئے +

لنڈن - ۷ - اپریل - بندرگاہ سمن ٹون سے بوئر قیدیوں نے بھاگ جانیکی سرباختہ ہوکر کوشش کی - اور تو کامیاب نہوئی - لیکن چودہ نکل گئے - ہماری جو پانچ کمپنیاں گرفتار ہوئی ہیں اونکے ۲ افسر قتل - ۲ زخمی آٹھ سپاہی قتل - ۳۲ زخمی اور باقی افسر سپاہی گرفتار ہوگئے - غنیم کے پاس پانچ توپیں اور ۳۲۰۰ فوج تھی - انگریزی دستہ میں صرف ۵۹۱ - آدمی تھے - بلوم فونٹین میں فوج اور گھوڑی ہر روز یہہ سے چلی آرہی ہیں اسکے قرب و جوار کے علاقہ میں بوئر دستے زیادہ تر تاخت و تاراج اور اطاعت مان لینے والے باشندوں کو دوڑانے کے لئے گشت کررہے ہیں - ہماری فوج نے قصبہ رد کول خالی کردیا ہے - اوسکے گرد بوئر بجمعیت کثیر جمع ہوگئے ہیں - اس امر سے کہ انگریزی فوج مقیمہ بلوم فونٹین شہر سے تیس تیس میل فاصلہ کے ملحقہ علاقہ کو بھی بوئیروں سے خالی نہیں رکھ سکتی - اور کہ جنرل گاٹکر بتھانی جاکر بوئر لشکر کے قیام گاہ کو نہ دریافت کرسکا صاف ظاہر ہورہا ہے کہ ہماری سواروں کی گھوڑی بالکل رہگئی ہیں - ایک رسالہ کو جب تیار ہونیکا حکم دیا گیا تو صرف پانچ گھوڑی قابل کار پائی گئے - مگر خوش قسمتی سے تازہ دم گھوڑی بتعداد کثیر بلوم فونٹین پہونچنی شروع ہوگئی ہیں - دس ہزار گھوڑی جنوبی امریکہ سے چلے آرہی ہیں جو اس ہفتہ کیپ ٹون پہونچ جائینگے - رڈرسبرگ میں جو دستہ اسیر ہوا ہے - وہ جنرل گاٹکر کی فوج سے جدا کرکے ریلوی کی حفاظت کے لئے بھیجا گیا تھا - اوسکے پاس کوئی توپ نہ تھی اور یہہ اوسنے غلطی کی کہ قیامگاہ کے گرد خندقیں نہ کھودلیں - نارولزپانت سے کچھ سوار بلوم فونٹین کو جارہے تھے - انکو راستہ سے اس دستہ کی کمک کے لئے رڈرسبرگ کیطرف بھیجا گیا - نتیجہ ابتک معلوم نہیں ہوا - انگریزی اخبارات اس واقعہ سے اور برافروختہ ہوکر اپنے افسروں کو سخت مطعون کررہے ہیں - اور تاکید کررہے ہیں کہ لارڈ رابرٹس اپنے ماتحت افسروں کے نام خندقیں کھودلینے اور بخوبی گرد آوری کرنیکے متعلق قطعی احکام صادر کریں - کیونکہ بالغلب وجوہ محاربہ کے باقیماندہ حصہ میں عموماً اسیطرح کے چھوٹے چھوٹے مقابلے ہونگے - لارڈ میتھوان نے بوشوف کے قریب جو بوئر دستہ گرفتار کیا ہے - اوسمیں ٹرانسوالی بہت کم تھے - زیادہ تر اجنبی لوگ تھے - خبر ہے کہ سولہ ہزار بوئر تہابان چوسے جنوب کو بڑھے جارہے ہیں - اور کاشتکاروں کو شمولیت پر مجبور کررہے ہیں - جنہوں نے انگریزی کمانڈر کو

حفاظت کے لئے لکھا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ دشمن نے لیڈی برانڈ سے لیکر تہابان چونک کی علاقہ کو اپنی تصرف مین رکھنے کا عزم بالجزم کر لیا ہے۔ کیونکہ اوسمین گھوڑوں کے لئے عمدہ چراگاہیں موجود ہیں۔ بوئیروں کو امید ہے کہ انگریز کرنسٹاڈ کو آسانی فتح نہیں کر سکینگے۔ چھوٹے چھوٹے بوئر دستے بلوم فونٹین کی اردگرد جابجا چکر لگا رہے ہیں۔

میفکنگ سے بجانب جنوب ایک دیسی سردار شٹیانے بوئیروں سے لڑائی شروع کر دی ہے۔ لارڈ رابرٹس نے ہندوستانیوں کی وفاداری کی بڑی تعریف کر کے ہندوستانی دستہ والینٹروں کو بہت پسند کیا ہے۔ لارڈ رابرٹس اور جنرل وایٹ نے جو برٹ کی وفات پر جو تار پیغام تعزیت بھیجا اوس سے بڑی ٹوریا مین عمدہ اثر پڑا ہے۔ تو روس سپروٹ کی کمین کا موجز ایک مشہور جرمن کپتان ریشمین تھا۔ وہ بارہ برس امریکن فوج میں ملازمت کر چکا ہے۔ ٹرانسوالی فوج میں جیمسن کی یورش سے کچھ پہلے داخل ہوا۔ آغاز محاربہ پراوسکے عہدہ میں ترقی کیگئی۔ اس نام کا ایک فوجی افسر امریکہ کیطرف سے جنگ کی مشاہدہ کے لئے ٹرانسوال گیا ہوا ہے۔ جس سے بعض کو خیال ہو گیا تھا کہ یہ کارروائی امریکن اٹاشی کی ہے۔ جنرل کرونجی کے ساتھ جو جرمن افسر البرٹ پکڑا گیا تھا۔ اوسنے انگریزی فوج سواران کی حق میں بہت بری رائے ظاہر کی ہے۔ اوسکا بیان ہے کہ انگریزی سوار سخت بزدل اور ناقابل ہیں۔ البتہ پیدل فوج کو کل دنیا کی پیدل افواج سے افضل بتایا اور کہا کہ جرمن فوج پیدل سے بھی وہ بہتر ہے۔ مگر گھوڑوں کی پیٹھ پر بیٹھتے ہی انکی قابلیت بھی سلب ہو جاتی ہے۔ اور اوسوقت اوس اپنی ٹوپیان تہامے رہنے کے سوا اور کچھ نہیں بن پڑتا۔ کیپ ٹون مین ۷ اسو فوج اور بارہ سو گھوڑے ہیں اور ڈربن میں ۷ اجہاز فوج لیکر داخل ہوئے۔ اسوقت تک ہمنے پانچ ہزار بوئر اور بوئروں نے ۳۴۶۶ انگریز گرفتار کئے ہیں۔ +

لنڈن ۸-اپریل۔ ولی بو کی ہلاکت اور اوسکی فرنچ ہمراہیوں کی گرفتاری پر فرانس میں عام بیچینی پیدا ہو گئی ہے پیرس میں ایک گلی کا نام اوسکے نام پر رکھنے کی تجویز ہو رہی ہے۔ فری سٹیٹ میں ہماری فوجی حالت اسوقت عجیب حیرانی بخش ہے۔ ہماری فوج تو بلوم فونٹین میں جکڑی ہوئی بیٹھی ہے اور بارہ ہزار بوئر فوج دور تک بجانب جنوب ملک میں گشت کرتی ہوئی ہماری بعیدی دستون کو قابو کر رہی ہے۔ عملیوال میں باشندگان شہر کی پلٹن مرتب ہونے سے معلوم ہو رہا ہے کہ باشندون کو اپنے شہر پر بوئروں کے دوبارا حملہ آور ہونیکی توقع ہے۔ سوازی لینڈ کے علاقہ میں سخت بدامنی مستولی ہے۔ مکہ کی فوج تمام منتوب سردارون کو قتل کر رہی ہے۔ بلوم فونٹین ریلوے گلن تک درست ہو گئی ہے۔ واٹرورکس سے آگے بوئروں نے سپرنگ فیلڈ کی متصل ہماری بعیدی چوکیون پر حملہ کیا۔ پریسیڈنٹ سٹین کا ایک بہائی آج بمقام کاری پکڑا گیا۔ روکسول سے انگریزی فوج جسمیں چند کمپنیان اور دو رسالے تھے عملیوال پہونچگئی ہے۔ راستہ میں ایک لفٹنٹ و دو سوار غائب ہوئے۔ اور عقبی دستہ کے معرکہ میں دشمن کے دو قتل ایک زخمی ہوا۔

انگریزی توپون اور کمپنیوں کی گرفتاری سے (جیسی کہ وکیل کو توقع تھی) یورپین اخبارات کی چین پھر کھل گئی ہیں۔ اور وہ پھر یہہ لکھنے لگ گئے ہیں کہ انگریزی فوج کی حالت سخت مخدوش ہے۔ لارڈ رابرٹس کے پاس جب تک ۴ لاکھ فوج نہ ہوگی وہ پری ٹوریا نہیں پہونچ سکینگے۔ بیرا کے راستہ روڈیسیا فوج بھیجنے کی تجویز پر روسی اخبار بے طرح ناراض ہو رہے ہیں۔ قصہ مختصر بوئروں کی ان فتوحات سے تمام براعظم میں مخالفت انگلستان کے مالیخولیا کو پھر زبردست تحریک ہو گئی ہے۔ +

لنڈن ۹ر اپریل۔ جنرل رنڈل خاص ڈیوٹی پر کمبرلی بھیجے گئے ہیں۔ بوئروں کو معلوم تھا کہ رڈرسبرگ کی انگریزی دستہ کے پاس توپیں نہیں ہیں۔ +

لنڈن ۱۰-اپریل۔ سخت معرکہ آرائی۔ عملیوال سے آج خبر آئی ہے کہ تین بوئر لشکروں نے جنکے پاس کچھ توپیں بھی ہیں۔ مقام دنیپر پر حملہ کیا ہے۔ کل سارا دن سخت لڑائی ہوتی رہی۔ ایک مرتبہ دشمن نے ہلہ بھی کیا فریقین کا بہت نقصان ہوا۔ آج صبح سے پھر گولہ باری شروع ہے۔ مگر نتیجہ تاحال معلوم نہیں ہوا۔ [دنیپر۔ بلوم فونٹین سے بجانب جنوب مشرق چالیس بیالیس میل کے فاصلہ پر فری سٹیٹ میں واقع ہے۔ وکیل]

میفکنگ سے ۲۷-مارچ کو خبر بھیجی گئی کہ اوسدن علی الصبح بوئروں نے سات توپوں سے سخت گولہ باری شروع کی۔ اور پھر دو طرف سے ہلہ کے لئے آگے بڑھے۔ مگر بہ نقصان کثیر ہٹائے گئے۔ اس مقام سے یکم اپریل کو خبر بھیجی گئی کہ کرنیل پلومر ۲۰۷ آدمی لیکر کل شمال سے اوس مقام تک پہونچگئی جو میفکنگ سے صرف ۱۰ میل ہے۔ بوئروں نے دوطرف سے حملہ کر کے اس دستہ کو گھیری میں لینے کی کوشش کی۔ جو ایک گھنٹہ اپنی جگہ پر قائم رہکر سارا راستہ لڑتا ہوا دس میل پیچھے مقام رآماتھلاباما کو ہٹ گیا۔ اور وہانسے اپنے قاعدہ الجیش کو۔ اس معرکہ میں انگریزی دستہ کے ۷ سپاہی قتل۔ تین افسر ۲۴ سپاہی زخمی اور ۱۱ مفقود ہوئے۔ دشمن کا بہت نقصان ہوا۔ لیڈی سمتھ سے خبر بھیجی گئی کہ آج علی الصباح شمال کیطرف سے چند گھنٹون تک گولہ باری کی آواز سنائی دیتی رہی۔ بتھولی (دوالی فری سٹیٹ) سے رائٹر نے ۹ کو تار دیا کہ ریلوے لائن سے مشرق کیطرف کا تمام علاقہ عملاً بوئروں کے تصرف میں چلا گیا ہے۔ دشمن بتھولی پل سے ۱۲ میل بجانب مشرق مقیم ہے۔ یہ وہی لشکر معلوم ہوتا ہے جسنے انگریزی کمپنیان پکڑی تھیں۔ جنرل کلیر نگٹن کیمپ ٹون پہونچگئے ہیں۔ وہانسے وہ علی الفور بذریعہ جہاز بیرا کو روانہ ہو جائینگے۔ جنرل رنڈل مع ہشتم ڈویژن راستہ سے کمبرلی کی بجای سپرنگ فونٹین کو بھیجے گئے ہین۔ بوئر قیدی سینٹ ہلینا پہنچگئے ہیں۔ ۳۱-مارچ کے معرکہ میں کرنیل پلومر خفیف زخمی ہوا۔ جنرل برابانٹ روکسول سے عملیوال پہونچگئے ہے لارڈ میتھوان بوشوف سے دس میل بجانب شرق عارضی طور سے مقیم ہے۔ اوسکے سوارون کو گردآوری کے وقت ایک چھوٹا سا بوئر لشکر دکھائی دیا۔ جو سوارون کو دیکھتے ہی بھاگ گیا۔ جنرل بلر کی فوج مقیمہ نٹال سے رو رحمنٹین براہ ڈربن آج کیپ کو بھیجی گئین۔ جنرل ہارٹ اوسکی ساتھ ہیں۔ نٹال سے اور فوج بھی بھیجی جائیگی۔ قصبہ روکسول پر چھ سو بوئر قابض ہو گئے ہیں۔ دنیپر کیطرف ستھ فیلڈ بوئروں کا ایک بڑا لشکر روانہ ہوا ہے۔ اسمیں اکثر وہ بوئر ہیں جنہون نے اطاعت تسلیم کر لی تھی۔ مقام مذکور کے اردگرد اسوقت دو ہزار بوئر مع پانچ توپون کے ہین۔ یہ مقام دیگر انگریزی دستوں سے بالکل بے تعلق ہو گیا ہے۔ لیکن یہ اطمینان حاصل ہے کہ اوسمین سامان کافی موجود ہے اور کہ وہ خوب مستحکم ہے۔ بوئر عملیوال شمالی کے قریب بھی پہونچگئے ہین۔ آسٹریلیا اور جنوبی و شمالی امریکہ سے بیس ہزار گھوڑے لانیکے لئے ۲۴ جہاز کرایہ پر لئے گئے ہیں۔ یہ گھوڑے اخیر مئی تک کیپ ٹون پہونچینگے۔ +

لنڈن-۱۱-اپریل۔ لارڈ رابرٹس نے ۱۰-اپریل کو بلوم فونٹین سے تار دیا کہ چند دنوں سے دشمن بیحد مستعد ہو گیا ہے اوسکا ایک لشکر دریا اور رنج پر عملیوال کے قریب ہے اور دوسرا۔ دنیپر پر حملہ آور ہے۔ مگر دنیپر کی انگریزی فوج نے کل اوسے سخت نقصان پہونچایا۔ انگریزی افواج کی نقل و حرکت میں برابر سے کام لیا جا رہا ہے۔ جنرل گاٹیکر ولایت واپس جاتا ہے۔ جنرل کلیر یوگیارہوین ڈویژن کے کمانڈر مقرر ہوئے ہیں۔ بریگیڈون کی کمانون مین بھی کئی تغیر و تبدل ہونیوالے ہیں۔ ۹ کو بمقام دنیپر انگریزی فوج کا ۱ قتل اور ۱۴ زخمی ہوئے۔ ۱۰ کو پھر لڑائی شروع ہو گئی۔ انگریزی دستہ بالاستقامت اپنی جگہ پر قائم ہے۔ +

لنڈن-۱۲-اپریل۔ **نٹال میں لڑائی**۔ رائٹر کے نامہ نگار نے ۱۰ کو لیڈی سمتھ سے خبر دی کہ آج صبح بوئروں نے تین موقعوں سے انگریزی فوج مقیمہ ایلانڈز لاگیٹ پر گولہ باری کی۔ جس سے ہمیں کوئی نقصان نہ پہونچا۔ اسپر ہماری فوج نے گردآوری کی تو دشمن مستحکم مورچوں میں بہ جمعیت کثیر دیکھا گیا۔ جنرل بلر نے ۱۱ کو خبر دی کہ کل بوئروں نے اونکی میمنہ پر حملہ کیا۔ ہماری توپوں نے اونکی توپوں کو چپ کرا دیا۔ دشمن نے تیزی سے حملہ نہ کیا۔ ہماری ۱۴ قتل آٹھ زخمی ہوئے۔ بوئروں نے ۶ وزنی توپوں سے گولہ باری کی جنمیں سے ایک کو ہماری بھاری توپون نے ناکارہ کر دیا اور ساتھ ہی بوئروں کو بازو پر سے آگے نہ بڑھنے دیا۔ افواہ ہے کہ بوئروں کا دستہ ایلانڈز لاگیٹ کے جنوب میں دیکھا گیا ہے۔ +

لارڈ رابرٹس نے شمالی کیپ کولونی کے باشندگان کی عام بیچینی کی وجہ سے اعلان صادر کیا ہے کہ اگر کسی انگریز رعیت نے دوبارا ہتھیار اٹھائے تو اوسپر کوئی رحم نہیں کیا جائیگا۔ اور جنگی قانون کو پوری سختی کے ساتھ عمل کیا جائیگا۔ محاربہ کی جدید ناقابل اطمینان صورت کی وجہ سے تمام بوئر قیدیون کو سمندر پار سینٹ ہلینا بھیجنے کا ارادہ کیا گیا ہے۔ فرانس کے پارلیمنٹ میں فرنچ وزیر خارجہ نے بیرا کے راستہ انگریزی فوج کی گذرنیکی مسئلہ پر بحث کرنیسے انکار کر دیا کہ فرانس کا اس سے کچھ تعلق نہیں۔ لارڈ رابرٹس نے گھوڑ چڑھی پیدل فوج کے ڈویژن کو چار چار دستون کے دو بریگیڈوں میں از سر نو تقسیم و مرتب کیا ہے۔ ٹائمز کا نامہ نگار بلوم فونٹین سے لکھتا ہے کہ بوئروں کی جدید مستعدی سے گھبرانیکی کوئی وجہ نہیں۔ مشرقی فری سٹیٹ میں اونکی تعداد مشکل سے چھ ہزار ہے۔ اونکا برا مدعا فقط یہہ ہے کہ ریلوے لائن کو اکھاڑیں اور فری سٹیٹی دہقانوں کو پھر فوج میں بھرتی کریں۔ +

روز بازار پریس امرتسر میں منشی فاضل شیخ غلام محمد سپرنٹنڈنٹ مطبع کے اہتمام سے شائع ہوا۔

طیار فرمودہ مولوی فاضل حکیم غلام مصطفےٰ ایم او ایل رئیس بدۃ الحکماء لکھنؤ طب یونانی پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور

مصطفائی شفاخانہ لاہور کی مجرب مشہور عالم ادویات

ع

ملاحظہ فرمائیے صفحہ ۱۶

ع

ع

ع

EMPRESS PILLS

امپرس پلس

جو بذریعہ مشین جڑی بوٹیون سے تیار کیجاتی ہین

منصفہ ذیل بیس بیماریون کیواسطے بیبہا علاج۔ مصدقہ جناب سرجن میجر ایل ٹی ینگ۔ ایم ڈی سابق کیمیکل ایگزامینر گورنمنٹ پنجاب و رئیس آزمودہ کشمر اسسٹنٹ سرجینز و ہاسپٹل اسسٹنٹس و اطبائے یونانی دصدہا اعوام تک

صاحب یہی فرماتے ہین کہ عمدہ چیز ہے۔ پنجاب و مغربی شمالی کے کل بازارون مین سوداگرون و شیدیل لون سے کہتا ہے

انشاء اللہ جلد تمام ہندوستان و نیز کرسکے۔ یہ ہلیگ نام ہر ایک کے

درد کمر۔ نزاز ضعف جگر۔ بواسیر ہر دو۔ ابتدائی خارش داد یتی چھینسہ۔ نزلہ زکام۔ بخار تپ لرزہ ضعیف معدہ۔ کھانسی دو

والی ڈبیہ مین ۹ گولیان۔ چارآنہ والی ڈبیہ مین ۲۰ گولیان۔ آٹھآنہ والی مین ۴۴ گولیان +

E. P. Coy.'s G. Mixture.

امپرس پلس کمپنی کا عرق دافع سوزاک

یہ عرق نہایت مجرب ہے۔ انشاء اللہ تعالے ایک ہی شیشی کے استعمال سے صحت ہو جائیگی بہت ہی کمتہ

مین شاید دوسری کی نوبت پہونچے۔ دافعہ قرحہ دافع جلن۔ و تکلیف بروقت پیشاب بھی ہے۔

قیمت فی شیشی بلا محصول ڈاک محمولہ ۴ خوراک (عہ)

E.P. Coy.'s Tooth Powder

امپرس پلس کمپنی کا دانتون کا منجن۔

اس منجن کی خوبی یہہ ہے کہ دانتون کے درد کو دور کرتا ہے۔ مسوڑون سے خون آنے کو بند کرتا

ہے۔ سوزش مسوڑون کو دور اور بدبو کو دور کرکے مسوڑون کو مضبوط کرتا ہے۔ اور دانتون کو شفاف

قیمت فی ڈبیہ محمولہ تولہ منجن بلا محصول ڈاک (عہ)

E.P. Coy.'s H. Powder

امپرس پلس کمپنی کا سفوف دافع واد۔ و چملا۔

یہ سفوف بہت نایاب ہے۔ پانچ یا چھ یوم مستواتر کے استعمال سے کیسا ہی پرانا داد و چملا کیون نہ ہو بفضل خدا جاتا رہیگا اور

خوبی یہ ہے کہ لگتا بالکل نہین۔ قیمت فی ڈبیہ محمولہ ۱ تولہ بلا محصول (عہ)

E.P. Coy.'s Tonic Oil

امپرس پلس کمپنی کا روغن مقوی اعصاب۔

اس روغن کی تعریف یہہ ہے کہ کمزوری خواہ کسیوجہ سے لاحق ہو گئی ہو سات یوم کے استعمال کے بعد انشاء اللہ تعالے اصلی

طاقت حاصل ہو جائیگی۔ قیمت فی شیشی محمولہ ایک تولہ روغن بلا محصول (عہ)

E.P. Coy.'s Nervous Tonic Pills

امپرس پلس کمپنی کے حبوب مقوی مرکب از کشتہ زمرد۔

یہ حبوب بہت مجرب ہیں ہر مزاج و ہر یبوست کو موافقت کرتے ہین۔ قوت خواہ کسیوجہ سے زائل ہو گئی ہو سو یوم کے

استعمال سے انشاء اللہ تعالی صحت کلی حاصل ہوگی۔ زیادہ گوئی فضول ہے۔ اگر ضرورت ہو تو آزمایئے +

قیمت فی ڈبیہ محمولہ ۴۰ گولیان۔ بلا محصول ڈاک (عہ)

E.P. Coy.'s Pues Ointment

امپرس پلس کمپنی کا مرہم دافع بواسیر

ہفتہ عشرہ کے استعمال کے بعد بفضل خدا وند فائدہ ہو جاتا ہے ابتدائی کو اسلئے تو کہنہ عظم کا حکم رکھتا ہے قیمت محصولہ ۱ تولہ ۴ ر

E.P. Coy.'s Ear Oil

امپرس پلس کمپنی کا روغن برائے درد گوش۔

یہ روغن دکان کریہ بہت مجرب ہے۔ دو دفعہ انگلی کے ساتھ جو گاہ کان بہتا ہو مردحالت مین فائدہ مند ہے قیمت فی شیشی ڈبیہ تولہ (عہ)

المشتہر مینجر امپرس پلس کمپنی۔ انبالہ چھاؤنی +

عجوبہ روزگار

مریضان نامردی جو بباعث غلط کاریوں اور خلاف احکام قدرت عامل ہونے سے اپنی حالت ناگفتہ بہ بناکر زندگی کو موت پر ترجیح دیتے ہوں اور مایوس العلاج ہوکر زندہ در گور ہو بیٹھے ہوں وہ اس بکس کو استعمال میں

بکس عجوبہ روزگار اور ایک شیشی روغن طلا کی ہوتی ہے جسکی مختصر خوبیاں حسب ذیل ہیں +

یہ بے نظیر مشہور عالم مصدقہ و مستند گولیاں اپنی خوبیوں کے باعث اسقدر مفید ثابت ہو رہی ہیں کہ عوام الناس نے مان لیا ہے اور حکماء و ڈاکٹران نے تصدیق کی ہے کہ یہی دوا ہے جو بدن کو مضبوط و طاقتور بناتی ہے۔ معزولہ طاقت کو بحال کرکے مرد انگی کا لطف دکھاتی ہے۔ جو لوگ مسکرات و محرمات کی کثرت اور ناشائستہ حرکات سے اعضاء رئیسہ کو صدمہ پہنچا چکے ہوں اور مایوسی کے باعث اپنی حالت ناگفتہ بہ بناکر علاج کرانے کا نام نہ لیتے ہوں وہ عجوبہ روزگار کا استعمال کریں اور دیکھیں کہ یہ کیسا لاثانی عجیب الفوائد گولیاں ہیں جو تمام مرادوں کو پورا کر دیتی ہیں۔ جب جوانی کے عالم میں تناسلی قوت کم ہو جاتی یا بڑھاپا سد راہ ہو کر دنیا کے اچھے کاموں سے قاصر بناتا تو یہی گولیاں ہیں جو نظام عصبی میں طاقت و تحریک پیدا کرکے معزولہ طاقت بحال کر دیتی ہیں۔ امراض ذیل نامردی۔ کمزوری۔ سرعت۔ رقت۔ کاہلی۔ سستی۔ ضعف اعصاب۔ ضعف دماغ۔ ضعف معدہ۔ ضعف بصر کا بے نظیر علاج ہے۔ الغرض یہ گولیاں کمزور نا توانوں کے لئے طلسم سلیمانی۔ از کار رفتہ بوڑھوں کے لئے عصائے جوانی اور تندرست اشخاص کو از دیاد قوت کے لئے مایہ زندگانی ہیں۔ قیمت فی ڈبیہ دو روپے (عہ) +

روغن طلا

بچپن کی غلط کاریوں یا جوانی کی بے اعتدالیوں اور خلاف احکام قدرت عامل ہونے کے بُرے نتیجے رجولیت پر سخت صدمہ پہنچا کر زندہ در گور بنا دیتے ہیں۔ اسلئے شفاخانہ معدن حکمت لاہور نے ایک عرصہ کے تجربہ کے بعد یہ روغن دو قسم کا تیار کیا یعنی طلا ۱ نمبر ۱ و ۲۔ جو صرف خارجی علاج سے رگون پٹھوں کی تمام خرابیوں کو دور کرکے معزولہ طاقت بحال۔ لاغری استرخاء اعضاء وغیرہ دور ہو جاتا ہے۔ مریضان نامردی اندرونی خرابیوں کے ازالہ کے لئے اسکی ہمراہ عجوبہ روزگار کا ضرور استعمال کریں

قیمت فیشیشی دو روپے آٹھ آنہ (عہ)

عرق بادیانی

بہادر ایڈیشن نصفہ قیمت جناب ڈاکٹر بھولا ناتھ صاحب سرجن ہسپٹل کے حضور گلاسفو قیمت ہمہ

اسکے اجزاء ان خالص جڑی بوٹیوں کا ست ہیں جو ہمیشہ سرسبز رہتی ہیں۔ اسکے مادہ کو دانہ دانہ ۲ ہے۔ دل کی حرکت بند ہونے کا خوف نہیں رہتا۔ دماغ کو تازہ کرتا ہے۔ دل۔ جگر۔ دماغ کو بیحد طاقت دیتا ہے۔ مسلسل دق کے دفعیہ کے لئے عرق بادیانی کے جادو اثر کو دور کرتا ہے۔ ناصور

مسل دق

جاڑا کے مندرجہا لا امراض کا حکمی علاج ہے +

نصف درجن (عہ)

درجن روپیہ

چورن شاہی

شیر افگن خاں حاکم بنگالہ کے خاص بیاض کا نسخہ۔ طعام جس قدر کھاؤ ہضم کر دیتا ہے اور درد ترش۔ درد شکم۔ گولہ کھانسی وغیرہ کو دفع کرتا ہے خوش ذائقہ۔ ڈبیہ (عہ)

سرسبز سرمہ

یہ سرسبز اور مغلوبہ کتابت سے معلوم کرو۔ اور منگوا کر آزماؤ۔ کیفیت معلوم کرو

قیمت فی ڈبیہ

چوب طحال

تلی بالفعل کے دفعیہ کے لئے ان گولیون نے ملک بھر میں شہرت عام حاصل کی ہے آزماؤ فی ڈبیہ (عہ)

دوائے ذیابیطس

خدا کے فضل سے چند خوراک سے پیشاب کا بار بار آنا دور ہو کر صحت کامل ہوتی ہے۔ کمزوری دور ہو کر فی ڈبیہ تین روپیہ (عہ)

چوب لوا سیر

قوتی و بادی بواسیر کے لئے یہ گولیاں اکسیر ہیں

قیمت فی ڈبیہ (عہ)

دوائے جریان

جریان۔ کمزوری۔ سوزاک دردناک دردی پیشاب۔ کاٹی وغیرہ کے دفعیہ کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت فی ڈبیہ (عہ)

المشتہر حکیم مولوی مہتاب الدین مالک شفاخانہ معدن حکمت لاہور